خواتین کیلئے رمضان المبارک کا خاص تحفہ

خواتین اور رمضان المبارک

دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

خواتین کیلئے رمضان المبارک کا خاص تحفہ

خواتین اور رمضان المبارک

دارُالسّلام
کتاب وسُنّت کی اشاعت کا عالمی اِدارہ
ریاض ○ جدہ ○ شارجہ ○ لاہور
لندن ○ ہیوسٹن ○ نیو یارک

DARUSSALAM

ہیڈ آفس : پوسٹ بکس:22743 الرّیاض:11416 سعودی عرب فون : 4033962-4043432 (00966 1)
فیکس :4021659 ای میل : darussalam@naseej.com.sa بک شاپ فون وفیکس :4614483
جدہ فون وفیکس : 6807752 الخبر فون: 8692900 فیکس: 8691551
شارجہ فون : 5511293 فیکس : 5511294 (009716)

پاکستان : ① 50 لوئر مال نزد ایم ۔ اے ۔ او کالج لاہور فون:7232400 - 7240024 (0092 42)
فیکس:7354072 ای میل:darussalampk@mail.com
② رحمان مارکیٹ' غزنی سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور فون:7120054 فیکس:7320703

لندن فون :5202666 فیکس : 5217645 (0044 208)
ہیوسٹن فون :7220419 فیکس :7220431 (001 713) نیویارک فون : 6255925 (001 718)
Website: http://www.dar-us-salam.com

خواتین کیلئے رمضان المبارک کا خاص تحفہ

خواتین اور رمضان المبارک

تالیف

ابوانس حسین بن علی العلی

ترجمہ

حمید اللہ انعام اللہ سلفی

دار السلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض۔جدہ۔الخبر۔شارجہ
لندن۔ھیوسٹن۔نیویارک۔لاھور
DARUSSALAM

بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست

فہرست

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ

یہ کتاب، سعودی عرب کے ممتاز عالم دین، شیخ ابوالحسن بن علی العلی (امام و خطیب جامع الناصریہ) کے ان مختصر دروس کا مجموعہ ہے جو انہوں نے رمضان المبارک میں ہر رات نماز عشا کی اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے میں آٹھ دس منٹ کے لئے خواتین سے مخاطب ہو کر دیئے۔ اس تجربے پر انہوں نے برسوں عمل کر کے اسے مفید پایا تو تحریری شکل بھی دے دی۔ ان درسوں میں انہوں نے مختصر انداز میں ان تمام دینی مسائل کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے جن کا تعلق خواتین اور رمضان المبارک سے ہے۔

"دارالسلام" پہلی مرتبہ اس کتاب کو اردو میں شائع کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہے تاکہ یہ ان خواتین تک بھی پہنچ جائے جو مساجد میں نہیں جاتیں اور جہاں کہیں خواتین مساجد میں جاتی ہیں وہاں ائمہ و خطباء سے ہماری گزارش ہے کہ وہ ان دروس کو سامنے رکھتے ہوئے رمضان المبارک میں خواتین کے سامنے ہر روز مختصر درسوں کا اہتمام کریں۔

اس خوبصورت کتاب کا ترجمہ جناب حمیداللہ انعام اللہ سلفی صاحب کی انتہائی مخلصانہ کاوش ہے۔ انہوں نے ترجمہ کی تکمیل مسجد نبوی میں اصحاب صفہ کے چبوترے پر بیٹھ کر کی اور اب دارالسلام اس کی اشاعت کا شرف حاصل کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف، مترجم اور ناشر کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دعا ہے کہ یہ کتاب امت مسلمہ کی خواتین کے لئے باعث ہدایت و فلاح ثابت ہو۔ آمین۔

خادم کتاب و سنت

عبدالمالک مجاہد

مدیر دارالسلام، لاہور - الریاض

دسمبر 1998

عرض مترجم

یہ کتاب رمضان المبارک کے آداب اور اس کے روزوں کے مسائل پر خواتین کے لئے ایک بہترین تحفہ ہے۔ اسے شیخ ابو انس حسین بن علی العلی' امام و خطیب جامع الناصریہ دمام نے عربی میں مرتب کیا ہے۔

کچھ عرصہ پہلے "دارالسلام" کے مدیر جناب مولانا عبدالمالک مجاہد صاحب نے مجھ سے اس کتاب کا اردو ترجمہ کرنے کے لئے کہا' میں نے ترجمہ تو فوراً شروع کر دیا' لیکن میری مصروفیات کی بنا پر اس میں تاخیر ہوتی چلی گئی۔

اللہ رب العالمین کے فضل و کرم سے' آج بتاریخ ۲۱ شوال ۱۴۱۴ ہجری بمطابق ۲ اپریل ۱۹۹۴ء بروز شنبہ بعد نماز عصر' مسجد نبوی میں اصحاب صفہ کے چبوترے پر' اس کتاب کا ترجمہ مکمل ہو گیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کے مصنف' ترجمہ کرانے اور اس کے نشر کا اہتمام کرنے والے محترم جناب مولانا عبدالمالک مجاہد' مجھے اور ان تمام لوگوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جو اس کتاب سے استفادہ کریں' نیز اللہ رب العالمین' اس کتاب کو ہم سب کے لئے مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

مترجم

حمید اللہ انعام اللہ سلفی

مسجد نبوی مدینہ منورہ

۲۱ شوال ۱۴۱۴ھ - ۲ اپریل ۱۹۹۴ء

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدُالْمُرْسَلِينَ وَقُدْوَةُ الصَّائِمِينَ وَالْقَائِمِينَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ أَجْمَعِينَ. وَبَعْدُ

بلاشبہ اسلام نے خواتین کو بڑی عزت و احترام سے نوازا اور ان کے مسائل کا خاص اہتمام کیا ہے' چنانچہ بہت سی آیات و احادیث میں ان کے مقام و مرتبہ اور مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ نیز رسول کریم ﷺ عید اور دوسرے مواقع پر خواتین کو وعظ و نصیحت کرنے کا خاص اہتمام کیا کرتے تھے' اس لئے کہ عورت کی اصلاح پورے خاندان کی اصلاح ہے اور خاندان کی اصلاح پورے معاشرے کی اصلاح کی ضامن ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دشمنانان اسلام' مسلمان عورت کے اخلاق و کردار کو مسخ کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ کہیں آزادی کے نام پر' کہیں دین سے برگشتہ کر کے اور کہیں بے پردگی' فیشن اور سیرو تفریح کے نام پر اور کہیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کے دلفریب نعرے کو بنیاد بنا کر۔ لیکن یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے خلاف سازش ہے' اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ ٱللَّهُ وَٱللَّهُ خَيْرُ ٱلْمَٰكِرِينَ ﴾ (الأنفال/٨ ٣٠)

"کافر اپنی چالیں چل رہے تھے۔ اللہ (بھی) چال چل رہا تھا اور اللہ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔"

قارئین کرام! زیر نظر کتاب ہمارے فاضل بھائی شیخ حسین بن علی العلی کی کاوش ہے جنہوں نے روزہ دار خواتین کے مسائل و معاملات کو خصوصی اہمیت دیتے ہوئے انہیں مخاطب کیا۔

میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اسے مختصر مگر مفید پایا اس لئے کہ اس میں ان بہت سے

مواعظ و مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے جن کی رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں مسلم خواتین کو یاد دہانی اور نصیحت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کتاب میں اگرچہ روزے سے متعلق تمام مسائل و مضامین پر گفتگو نہیں کی گئی' تاہم یہ روزے کے اکثر مسائل و احکام پر محیط ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تمام مسلمانوں کے لئے مفید بنائے' اسے اپنی ذات کریمہ کے لئے خالص کرے اور دنیا و آخرت میں اسے لکھنے پڑھنے اور پھیلانے والے کے لئے باعث اجر بنائے۔ (آمین)

حمد بن محمد الزیدان

مدیر مرکز الدعوۃ والارشاد۔ دمام سعودی عرب

اتوار ۱۳/ ۸/ ۱۴۱۲ ہجری

مقدمہ

إِنَّ الْحَمْدَ للهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمَّا بَعْدُ:

ہماری بہت سی مسلمان بہنیں رمضان المبارک کی راتوں کی خیروبرکت کے حصول' نماز تراویح کی ادائیگی اور مسلمانوں کے ساتھ دعا میں شریک ہونے کی غرض سے بڑے شوق اور جذبے کے ساتھ مساجد میں حاضر ہوتی ہیں۔ خواتین کے اسی جوش و جذبے کے پیش نظر ہم نے رمضان المبارک میں ان کے لئے مختصر درس کا اہتمام کیا۔ ہماری دانست میں احکام و آداب سیکھانے کے لئے یہ ایک نہایت ہی عمدہ موقع ہوتا ہے' اس کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ہر روز نماز عشاء کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان' دس منٹ اس کام کے لئے وقف کردیئے۔

گزشتہ کئی سالوں سے ہم نے اس تجربے کو مسلمان بہنوں کے لئے نہایت مفید اور باعث خیروبرکت پایا۔ چنانچہ ہمیں خیال آیا کہ اگر ہم اسے تحریری شکل دے دیں تو شائد بعض علماء بھی اسی طرح کے درسوں کا اہتمام شروع کردیں اور یہ تحریر ان کے لئے مفید ثابت ہو۔

اس مختصر کتاب میں ہم نے ممکن حد تک صرف ان مسائل سے بحث کی ہے جو خواتین کی دینی زندگی' خصوصاً رمضان سے متعلق ہیں اور بطور خاص ان خرابیوں کا ذکر کیا ہے جو آج کل مسلمان گھروں ئیں رواج پا گئی ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ صرف مستند احادیث رسول (ﷺ) ہی سے اخذ واستنباط کریں۔

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ وہ اسے اپنی ذات کریم کے لئے خاص بنا لے اور اسے قبول و منظور فرمالے۔

ابو انس حسین بن علی العلی

امام وخطیب جامع مسجد ناصریہ دمام' سعودی عرب

قلعہ کی نگہبان

اسلامی عقیدہ کے مطابق گھر' ایک قلعہ ہے' جسے انتہائی مضبوط ہونا چاہیئے' اس کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس میں کسی طرح کا شگاف پیدا نہ ہونے دے' ورنہ یہ قلعہ اندر سے اس قدر کمزور ہو جائے گا کہ باہر سے آنے والے کسی بھی حملہ آور کے لئے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔

مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے گھر اور اپنے اہل و عیال میں دعوت کا کام کرے۔ اپنے گھر کو اندر سے ٹھوس اور مضبوط بنائے' اور دعوت و تبلیغ کی غرض سے دور دراز علاقوں کا رخ کرنے سے پہلے اپنے گھر کی خرابیوں کی اصلاح اور اس کی کمزوریوں کو دور کرے۔

اور چونکہ باپ تنہا گھر کے ماحول کو درست اور پرامن نہیں بنا سکتا' اس لئے ضروری ہے کہ باپ اور ماں دونوں مل کر اپنی اولاد کی تربیت اور اپنے گھر کی اصلاح کریں' اور اگر کوئی شخص صرف مردوں کے ذریعہ اسلامی معاشرہ قائم کرنے کی سعی کرے تو اس کی یہ کوشش لغو اور بیکار ثابت ہو گی' اس لئے کہ اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے خواتین کی شرکت ازحد ضروری ہے' کیونکہ خواتین بچوں کی نگران اور ان کی محافظ ہوتی ہیں' جبکہ بچے مستقبل کے بیج اور پھل ہوتے ہیں۔

سید قطب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبق : ۱

رمضان کا استقبال کیسے کیا جائے؟

کتاب و سنت نے بعض مقامات اور اوقات کو کثرت اجر و ثواب کے ساتھ ممتاز کیا ہے' کسی مسلمان کے لئے عبادت کے ان اوقات و مقامات میں بے پروائی برتنا درست نہیں ہے' بلکہ اسے عبادات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے' اور ایک دوسرے پر سبقت کی کوشش کرنا چاہیئے' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ﴾ (المطففين ۸۳/ ۲٦)

"رغبت کرنے والوں کو اسی کی رغبت کرنی چاہیئے۔"

اولوالعزم سلف صالحین عبادات کے دنوں کو غنیمت سمجھ کر ان سے بھرپور فائدہ اٹھایا کرتے تھے' اور ہمارے لئے سلف صالحین اور ان سے پہلے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں' اس لئے مسلم خواتین کو چاہیئے کہ وہ مندرجہ ذیل امور سے رمضان کا استقبال کریں' جو کہ سال میں عبادت کا عظیم موسم ہوتا ہے:

① نہایت جوش و مسرت سے :

رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رمضان المبارک کی آمد کی یوں بشارت دیتے تھے:

«جَاءَكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، شَهْرُ بَرَكَةٍ، يَغْشَاكُمُ اللهُ، فِيهِ فَيُنْزِلُ الرَّحْمَةَ وَيَحُطُّ الْخَطَايَا وَيَسْتَجِيبُ الدُّعَاءَ، يَنْظُرُ اللهُ إِلَى تَنَافُسِكُمْ فِيهِ،

فَيُبَاهِي بِكُمْ مَلَائِكَتَهُ فَأَرُوا اللهَ مِنْ أَنْفُسِكُمْ خَيْرًا، فَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ حُرِمَ فِيهِ رَحْمَةَ اللهِ» (کنزالعمال ۲۳۶۸۹)

"تمہارے پاس رمضان کا بابرکت مہینہ آیا ہے' اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں تمہیں (اپنی رحمتوں سے) ڈھانپ لیتا ہے' وہ اپنی رحمت نازل کرتا ہے' اور گناہوں کو مٹاتا ہے' نیز دعاؤں کو قبول کرتا ہے' وہ تمہاری رغبت' چاہت اور جوش و خروش کو دیکھ کر فرشتوں پر فخر کرتا ہے' اس لئے تم اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف سے بھلائی دکھلاؤ' اور جو اس مہینہ میں اللہ کی رحمت سے محروم ہو گیا وہ انتہائی بدبخت ہے۔"

بشارت' سننے والوں کے اندر خوشی اور سرور پیدا کرنے کا نام ہے' اور رمضان جو بھلائیوں کا موسم ہے' اس کے قریب آنے کی خبر سے بڑھ کر اور کون سی بشارت ہو سکتی ہے؟۔

② اس دعا کے ساتھ :

خواتین کو اس دعا کے ساتھ رمضان کا استقبال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں رمضان کا مہینہ اس حال میں میسر کرے کہ وہ صحت و عافیت سے ہوں' تاکہ وہ پوری نشاط اور حوصلہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت (مثلاً صیام' قیام اور ذکر و اذکار) کر سکیں۔ کتنے لوگ ہماری بہنوں کے سامنے ہیں' جو رمضان کا انتظار کرتے کرتے اس کی آمد سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

③ رمضان کے مسائل سیکھ کر:

احکام رمضان کا علم' ان ضروری علوم میں سے ہے جنہیں سیکھنا ہر مکلف [1] مسلمان پر فرض ہے' جبکہ ان سے ناواقف اور بے بہرہ رہنے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[1] جو مسلمان عاقل و بالغ ہو اسے مکلف کہتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے کتاب و سنت میں اسے مخاطب کیا اور شرعی احکامات پر عمل کرنے کی تکلیف اور مشقت اٹھانے کا پابند کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ (ع'ر)

"علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ بعض علوم فرض عین یعنی ہر شخص پر فرض ہیں' اور بعض فرض کفایہ ہیں' یعنی اگر کسی ایک شخص نے بھی اسے حاصل کرلیا تو اس جگہ کے دوسرے تمام لوگوں سے اس کی فرضیت ختم ہو جاتی ہے' لیکن کون سے علوم فرض عین ہیں' اور کون سے فرض کفایہ؟ اس سلسلے میں ان کا اختلاف ہے' تاہم ہر اس چیز کا علم حاصل کرنا فرض (عین) ہے' جس سے ناواقفیت انسان کے لئے نقصان دہ ہو۔"

پھر چند ضروری احکام ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"رمضان کا روزہ فرض ہے' اس لئے روزہ دار کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ کون سی چیزیں اس کے روزے کو باطل کر دیتی ہیں' اور کون سی چیزیں ایسی ہیں جن کے بغیر اس کا روزہ مکمل نہیں ہو سکتا۔"

اس لئے مسلم خواتین کو چاہیئے کہ اس مہینے کے جن احکام کی معرفت ان کے لئے ضروری ہے ان سے متعلق دستیاب مفید کتابوں کا مطالعہ کریں' اور اپنے اہل و عیال' عزیز و اقارب اور پڑوسیوں میں سے جو ان کتابوں کو نہیں پڑھ سکتے' کو بھی یہ احکام سکھانے کی کوشش کریں' جس پر وہ اجر عظیم کی مستحق قرار پائیں گی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

«اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ»(صحيح الجامع حديث٣٣٩٣)

"بھلائی کی رہنمائی کرنے والا (اجر میں) ایسے ہی ہے جیسے اس پر عمل کرنے والا ہے۔"

④ ماہ رمضان سے بھرپور استفادہ کا پروگرام مرتب کیجئے:

یکے بعد دیگرے متعدد رمضان گزر جاتے ہیں لیکن ہماری مسلم بہنیں ان سے وہ فائدہ نہیں اٹھا پاتیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ فرض کیا ہے۔

ماہ رمضان میں شرعی فرض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ جو سب سے بڑا فائدہ مطلوب ہوتا ہے وہ اس آیت کریمہ میں مذکور ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾ ﴾ (البقرة٢/ ١٨٣)

"اے مومنو! جس طرح روزہ پہلی امتوں پر فرض تھا تم پر بھی فرض ہے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔"

اس لئے ایک مسلم خاتون کو اس مہینے میں جس چیز کے حصول کی خواہش ہونی چاہیئے وہ تقویٰ ہے۔ کیا ہماری مسلم خواتین اس شرف کے حصول کے لئے جس کی بدولت وہ متقین کی صف میں شامل ہو سکتی ہیں، غور کرتی ہیں؟

سبق : ۲

ماہ رمضان سے استفادہ کا پروگرام

ماہ رمضان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے پروگرام حسب ذیل ہیں:

1 سچی توبہ کیلئے عزم صادق' اور سابقہ گناہوں پر احساس ندامت :

اسلئے کہ ماہ رمضان ایک مسلمان کیلئے موت سے پہلے توبہ کرنیکا سنہری موقع ہوتا ہے۔

2 روزے کی حفاظت :

روزے کو ان تمام چیزوں سے بچانا جو اسے فاسد کر دیں مثلاً نظربازی' گانے سننا اور ٹیلیویژن پر حرام اور عریاں قسم کے ڈرامے' فلمیں اور نقصان دہ پروگرام دیکھنا۔
اسی طرح گندی گفتگو' گالی گلوچ' لعن طعن' غیبت' چغلی اور جھوٹ جیسی زبان کی تمام آفتوں سے پرہیز کرنا' اس لئے کہ یہ چیزیں یا تو روزے کو باطل کر دیتی ہیں' یا اس کے ثواب کو کم کر دیتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ للهِ حَاجَةٌ أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ»(صحيح الجامع حديث: ٦٤١٥ (صحيح) رواه أحمد والبخاري وأبوداود والترمذي عن أبي هريرة)

”جس شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا' تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ یہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«إِذَا صُمْتَ، فَلْيَصُمْ سَمْعُكَ وَبَصَرُكَ وَلِسَانُكَ عَنِ الْكَذِبِ

وَالْمَحَارِمِ، وَدَعْ عَنْكَ أَذَى الْجَارِ، وَلْيَكُنْ عَلَيْكَ وَقَارٌ وَسَكِينَةٌ، وَلَا يَكُنْ يَوْمُ صَوْمِكَ وَيَوْمُ فِطْرِكَ سَوَاءً»(أحمد وترمذي)

”اگر آپ روزہ رکھیں تو آپ کے کان‘ آنکھ اور آپ کی زبان کو جھوٹ اور حرام کاموں سے اجتناب کرنا چاہیئے‘ اور آپ پڑوسی کو تکلیف پہنچانا چھوڑ دیں‘ اور آپ پر وقار اور سکون ہونا چاہیئے‘ نیز آپ کے روزے اور افطار کے دن یکساں نہ ہوں۔“ (ایام رمضان میں مثبت تبدیلی نظر آنی چاہیئے۔)

3 بکثرت تلاوت قرآن مجید اور اسے یاد کرنا‘ اور تجوید کے احکام سیکھنا:

بہتر یہ ہے کہ روزانہ دن یا رات میں سے کسی مناسب وقت میں درس قرآن ہو‘ اور اگر یہ گھر کے افراد یا پڑوس کی خواتین کے اجتماع میں ہو تو اور زیادہ بہتر ہے‘ تاکہ اس کا فائدہ زیادہ لوگوں کو پہنچ سکے۔ نیز یہ رمضان کے مہینے میں قرآن پڑھنے کا انتہائی قیمتی وقت ہے۔

4 کم سونا:

بہت سے لوگوں کی عادت ہے کہ وہ رمضان کو سو کر گزارتے ہیں‘ تاکہ انہیں بھوک کا احساس نہ ہو‘ چنانچہ ایسا کرنے سے کتنی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں‘ اور عمر کے کتنے بیش قیمت اوقات نیند کی نذر ہو جاتے ہیں‘ حد یہ ہے کہ بعض لوگ اپنی اس بے پروائی کی دلیل میں یہ کہتے ہیں ”سونا بھی ایک طرح کی عبادت ہے۔“

5 افراط و تفریط سے اجتناب کرنا:

مسلم خواتین کو چاہیئے کہ وہ اس مہینے میں اپنے اوقات کو پہلے ہی سے منظم کر لیں‘ تاکہ ایک امر کی ادائیگی دوسرے کے لئے مانع نہ ہو۔ مثلاً بعض خواتین کے یہاں کھانا بنانے کا پہلو تعلیم و تعلم پر غالب رہتا ہے‘ جبکہ بعض دوسری خواتین کے ہاں تعلیم و تعلم کا پہلو گھریلو کام کاج پر غالب رہتا ہے‘ حالانکہ اس معاملہ میں بلکہ زندگی کے تمام معاملات میں اعتدال ہونا چاہیئے‘ تاکہ بلا افراط و تفریط ہر مستحق کو اس کا حق مل سکے۔ اپنے آرام کرنے‘ سونے‘ گھریلو کام کاج کرنے‘ علم حاصل کرنے‘ قرآن پڑھنے‘ اہل و عیال اور احباب کے ساتھ بیٹھنے کے اوقات کو

تقسیم کرنا چاہیئے' تاکہ ہم اپنی زندگی کے قیمتی اوقات سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں' اور ہمارے کام اللہ کی اطاعت میں شمار ہوں۔

ایک مشکل اور اس کا حل :

ہر سال ماہ رمضان میں ہم ایک انتہائی تکلیف دہ منظر کا مشاہدہ کرتے ہیں' وہ یہ کہ رمضان میں رات گئے تک بازاروں میں خواتین کی بھیڑ لگی رہتی ہے' اور آخری عشرہ میں یہ بھیڑ مزید بڑھ جاتی ہے۔

اس کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ یہ سب عیدالفطر کی تیاری' کپڑوں اور عید کے لئے ضروری سامان کی خریداری کے لئے ہوتا ہے۔ غور کیجئے کہ یہ تصرف کس قدر عجیب ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ گویا ہمیں رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں سڑکوں اور بازاروں میں بکثرت ٹہلنے کا حکم دیا گیا ہے' عبادت اور شب قدر کی تلاش اور اس کے ثواب کے حصول کا نہیں!۔

اس مشکل کا حل یہ ہے کہ خواتین اس مہینہ میں اللہ سے ڈریں' اور جو کچھ انہیں یا ان کے بچوں کو خریدنا ہو' اس مہینے کی آمد سے پہلے ہی خرید لیں' اور ایسا کرنے میں حسب ذیل کئی فوائد ہیں:

1. اس مہینہ میں اوقات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے تقرب کے لئے فارغ کرنا۔
2. مطلوبہ سامان باآسانی اور بغیر کسی بھیڑ کے خرید لینا۔
3. اس میں اقتصادی نقطۂ نظر سے بھی فائدہ ہے' کیوں کہ جوں جوں یہ مہینہ ختم ہونے لگتا ہے' تو بہت سے تاجر' لوگوں کی ضرورت اور مجبوری کو بھانپ کر اپنے سامان کی قیمت بڑھا دیتے ہیں۔ [1]

---

[1] مسلم خاتون کو چاہیئے کہ وہ صرف پہلے فائدے کو مدنظر رکھے اور اجروثواب حاصل کرے۔ باقی فوائد' نیت کے بغیر بھی' خودبخود حاصل ہو جائیں گے ان شاء اللہ۔ (ع' ر)

سبق : ۳

خاتون اور مسجد

ہماری مسلم خواتین کو مسجد میں آنا مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ ٱللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا ٱسْمُهُۥ يُسَبِّحُ لَهُۥ فِيهَا بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْآصَالِ ﴿٣٦﴾ ﴾ (النور ٢٤/ ٣٦)

"(ایمان کی وہ قندیل) ان گھروں (مسجدوں) میں ہے جن کی بابت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے' اور وہاں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے۔"

خواتین کے مسجد میں آنے کے دو اغراض ہوتے ہیں:

① نماز میں شریک ہونا

② مسجد میں آکر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا بیان کرنا

اس سلسلہ میں نبی کریم ﷺ نے خواتین کو مسجد میں آنے کی اجازت دی ہے' آپ کا ارشاد ہے:

«إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا»(بخاري ومسلم)

"اگر تم میں سے کسی کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت طلب کرے' تو وہ اسے مت روکے۔"

لیکن یاد رہے کہ مسجد کے چند آداب ہیں جن کا جاننا ہر خاتون کے لئے ضروری ہے مثلاً:

① مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں مقدم کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنا:

«بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ»

"اللہ کے نام سے (داخل ہوتی ہوں) اے اللہ! محمد ﷺ پر رحم و کرم فرما' اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

اور مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالنا اور یہ دعا پڑھنا:

«بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ»(مسلم)

”اللہ کے نام سے (نکلتی ہوں) اے اللہ! محمد ﷺ پر رحم و کرم فرما' اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و کرم کی درخواست کرتی ہوں۔“

② مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا سنت ہے' جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

«إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ»(بخاري ومسلم)

”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔“

③ مساجد کا احترام کرنا' ان میں فضول کام کرنے اور کوڑا یا گندگی پھیلانے سے احتراز کرنا۔ اس لئے کہ ان کو صاف ستھرا اور خوشبو دار رکھنا' اور گھروں اور دیگر جگہوں کی نسبت ان کی زیادہ حفاظت کرنا واجب ہے۔ چنانچہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

«أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّورِ وَأَمَرَ بِهَا أَن تُنَظَّفَ وَتُطَيَّبَ»(رواه أحمد، والترمذي وصححه)

”نبی کریم ﷺ نے گھروں اور محلوں میں مساجد بنانے' اور انہیں صاف ستھرا اور خوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔“

④ صفوں کو برابر رکھنا' اور دو عورتوں کے درمیان خالی جگہ کو پر کرنا۔

بعض خواتین اس چیز کا خیال نہیں رکھتیں' اور نہ اسے اہمیت دیتی ہیں' یہی وجہ ہے کہ ان کی صفیں ٹوٹ پھوٹ اور ٹیڑھے پن کا شکار ہوتی ہیں' گویا یہ حکم صرف مردوں کیلئے ہے۔

صفوں کو سیدھا رکھنے کے بارے میں ایک حدیث ہے' نبی ﷺ نے فرمایا:

«أَلاَ تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلاَئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلاَئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ»(رواه مسلم وأبوداود والنسائي وابن ماجه صحيح الترغيب والترهيب ص١٩٩)

”تم اپنی صفوں کو اس طرح کیوں نہیں بناتے، جس طرح فرشتے اپنے رب کے ہاں صفیں بناتے ہیں؟ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! فرشتوں کی صفیں اللہ رب العزت کے پاس کیسی ہوتی ہیں؟“ آپ نے فرمایا پہلے وہ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں، اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“

⑤ دوسروں کو پریشان کرنے سے پرہیز کرنا اور اپنی آواز کو پست رکھنا۔

شیخ خیرالدین وائلی فرماتے ہیں:

”بعض مساجد میں خواتین پردے کے پیچھے نماز پڑھتی ہیں، لیکن ان کے بکثرت شور اور باہمی گفتگو کرنے کی وجہ سے دوسروں کو تشویش ہوتی ہے، جبکہ ان کی باتیں کبھی محض ایک دوسرے کو تسلی دینے اور کبھی صرف غیبت اور چغلی پر مشتمل ہوتی ہیں۔ سو ہماری خواتین کو اس طرح کی تشویش (پیدا کرنے) سے اجتناب کرنا چاہیئے۔“

اسی طرح شیر خوار یا کم سن بچوں کو مسجد میں لانے سے بھی تشویش ہوتی ہے، کیونکہ کم سن بچے آداب مسجد سے ناواقف ہوتے ہیں، اس لئے غیر مناسب باتیں پیش آجاتی ہیں۔

⑥ مسجد میں جاتے وقت خوشبو کا استعمال نہ کرنا

اگرچہ نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو مسجد جانیکی اجازت دی ہے تاکہ وہ اچھے وعظ سنیں اور دینی مسائل سیکھیں، تاہم ان پر یہ فرض کردیا ہے کہ وہ خوشبو لگا کر نہ جائیں۔ چنانچہ ارشاد گرامی ہے:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بُخُورًا فَلاَ تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الآخِرَةَ»(إمام أحمد أبوداود، نسائي)

”جس عورت نے خوشبو استعمال کی، وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے نہ آئے۔“

مزید فرمایا:

«إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلاَ تَمَسَّ طِيبًا»

”جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں آئے، تو وہ خوشبو استعمال نہ کرے۔“

نیز فرمایا:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلاَةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ»(إمام أحمد، مسلم ونسائي)

"جو عورت خوشبو لگا کر مسجد کی طرف نکلی، تو غسل کر لینے تک اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہو گی۔"

خواتین کو چاہیئے کہ وہ نبی ﷺ کے مذکورہ بالا گراں قدر ارشادات کی پیروی کریں، تاکہ مسجد آنے کا انہیں مکمل اجر مل سکے، ورنہ اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھ لینا ان کے لئے زیادہ پاکیزہ اور بہتر ہے۔

سبق : ۴

خاتون اور تراویح

شیخ محمد عثیمین حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

اگر خواتین کے لئے، یا ان کی طرف سے، کسی فتنے کا خوف نہ ہو تو ان کا نمازِ تراویح کے لئے مسجد جانا جائز ہے۔"

چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

«لاَ تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللهِ مَسَاجِدَ اللهِ» (بخاري ۹۰۰ و مسلم ٤٤٢)

"اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد سے مت روکو۔"

نیز اس مسئلہ پر سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل بھی رہا ہے، تاہم اگر کوئی عورت مسجد آئے تو اس پر درج ذیل چند چیزوں کی پابندی کرنا ضروری ہے:

1. مکمل پردے کے ساتھ آئے۔
2. خوشبو لگائے ہوئے نہ ہو۔
3. اپنی آواز بلند نہ کرے۔
4. اپنی زیب و زینت کی چیزیں ظاہر نہ کرے۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ (النور ٢٤/ ٣١)

"خواتین اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، الا یہ کہ کوئی چیز خود بخود ظاہر ہو جائے۔"

یعنی ایسی چیزوں کے ظاہر ہونے میں کوئی حرج نہیں جنکا چھپانا ناممکن ہو، جیسے چادر اور نقاب وغیرہ۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے جب خواتین کو نمازِ عید کے لئے باہر نکلنے کا حکم دیا تو حضرت ام

عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا "اے اللہ کے رسول! ہم میں سے بعض کے پاس اوڑھنے کے لئے چادریں نہیں ہوتیں تو آپ نے فرمایا "اسے اس کی بہن اپنی چادر پہنا دے۔"

خواتین کے لئے مسنون یہ ہے کہ وہ مردوں سے دور رہیں' اور جہاں تک ہو سکے پچھلی صفوں میں رہیں' کیونکہ اُن کی پچھلی صفیں (حکم میں) مَردوں کی پچھلی صفوں کے برعکس ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

«خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا»(بخاري ومسلم)

"مَردوں کے لئے بہترین صف پہلی اور بدترین آخری ہے' اور عورتوں کے لئے بہترین صف آخری اور بدترین' پہلی ہے۔"

خواتین' امام کے سلام پھیرنے کے فوراً بعد مسجد سے نکل جائیں گی' اور بغیر کسی عذر کے تاخیر نہیں کریں گی' جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے' انہوں نے کہا:

«كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَهُوَ يَمْكُثُ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَتْ: نَرَى - وَاللهُ أَعْلَمُ - أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ الرِّجَالُ»(بخاري)

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو عورتیں (جانے کے لئے) کھڑی ہو جاتی تھیں' جبکہ آپ اٹھنے سے پہلے' کچھ دیر اپنی جگہ پر بیٹھے رہتے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ بہتر جانتا ہے' لیکن ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ کچھ دیر اس لئے بیٹھے رہتے کہ مَردوں کے اٹھنے سے پہلے ہی عورتیں واپس چلی جائیں۔"

سبق : ۵

رمضان میں خواتین کیلئے چند نصیحتیں

مَردوں کی طرح عورتوں سے بھی شریعت اسلامیہ تقاضہ کرتی ہے کہ وہ ماہ رمضان کو موقع غنیمت جانتے ہوئے اس میں ایسے کام کریں' جن سے خود ان کو اور ان کے دیگر اہل خانہ کو فائدہ پہنچ سکے۔ چنانچہ اس سلسلے میں چند نصیحتیں انتہائی مناسب ہیں:

① زیادہ سے زیادہ وقت کو عبادت' مثلاً تلاوت قرآن' اللہ تعالیٰ کے ذکر و اذکار اور دعا وغیرہ' کے لئے فارغ کرنا' اس لئے کہ اس مہینے میں عبادت گزاروں کے اعمال کا بدلہ (ستر گنا) زیادہ کر دیا جاتا ہے۔

② اس مہینے کی قدر و قیمت کی طرف بچوں کی رہنمائی کرنا' اور انہیں آہستہ آہستہ روزے کا عادی بنانا' نیز ان کی عقلوں کے مطابق ان کے لئے رمضان کے احکام بیان کرنا' تاکہ وہ اطاعت کے عادی اور نیک نوجوان بنیں۔

③ مختلف قسم کے کھانے تیار کرنے میں کم سے کم وقت خرچ کرنا' کیونکہ رمضان کھانے پینے کا نہیں' بلکہ عبادت کا مہینہ ہے' اس لئے ہماری بہنوں کو ایسا کھانا تیار کرنا چاہیئے جو ان کے اہل خانہ کے لئے مناسب ہو' اور اس میں کسی طرح کا تکلف اور اسراف نہیں کرنا چاہیئے' تاکہ وہ چیز ان سے ضائع نہ ہو جائے جو کھانے سے زیادہ اہم ہے' یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کھانا تیار کرنے میں اس قدر مشغول ہو جائیں کہ عبادت کے لئے فارغ نہ ہو سکیں' نیز اطاعت اور نیکیوں کے بڑھانے کا سنہری موقع ان سے کھو جائے۔ ❶

④ نمازیں اول وقت میں ادا کرنا' جیسا کہ نبی ﷺ سے مروی ہے (یہ حکم صرف رمضان کیلئے نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے ہے) اور عورتیں نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ کر مَردوں کے نکلنے کا انتظار نہ کریں۔

---

❶ افطاری کا سامان اس طرح تیار کریں کہ افطاری سے پہلے دعا کے لئے مناسب وقفہ مل جائے۔ (ع' ر)

سبق : ٦

مرد وزن اعمال و ثواب میں برابر ہیں

اگر ہماری خواتین ان چند آیات و احادیث میں غور کریں تو ان پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور مَردوں کے درمیان اکثر شرعی احکام تکلیفیہ میں مساوات رکھی ہے' جبکہ قیامت کے دن اجر و ثواب کے حصول میں بھی وہ مَردوں کے برابر ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا جَآءَكُمُ ٱلۡمُؤۡمِنَٰتُ مُهَٰجِرَٰتٖ فَٱمۡتَحِنُوهُنَّۖ ٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِإِيمَٰنِهِنَّۖ فَإِنۡ عَلِمۡتُمُوهُنَّ مُؤۡمِنَٰتٖ فَلَا تَرۡجِعُوهُنَّ إِلَى ٱلۡكُفَّارِۖ ﴾ (الممتحنة ٦٠/ ١٠)

"اے مومنو! اگر مومن عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو' اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے' لیکن تم اگر انہیں مومنہ پاؤ تو انہیں کافروں کے پاس واپس نہ لوٹاؤ۔"

اور فرمایا:

﴿ وَٱلَّذِينَ يُؤۡذُونَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ بِغَيۡرِ مَا ٱكۡتَسَبُواْ فَقَدِ ٱحۡتَمَلُواْ بُهۡتَٰنٗا وَإِثۡمٗا مُّبِينٗا ۝٥٨ ﴾ (الأحزاب ٣٣/ ٥٨)

"جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ان کے ناکردہ فعل پر تکلیف دیتے ہیں' وہ کھلے بہتان اور گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو تمام مومن مَردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کا حکم دیا ہے' چنانچہ فرمایا:

﴿ فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ﴿١٩﴾ ﴾ (محمد٤٧/ ١٩)

"اے نبی! جان لیجئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے' اور اپنے گناہ کے لئے اور مومن مَردوں اور مومن عورتوں کے لئے مغفرت طلب کیجئے۔ اللہ تعالیٰ (دنیا میں) تم لوگوں کے چلنے پھرنے اور (آخرت میں) تمہارے ٹھکانوں کو جانتا ہے۔"

اخروی اجر و ثواب کیلئے مرد و عورت کے درمیان مساوات کی بابت ارشاد باری ہے:

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٧﴾ ﴾ (النحل١٦/ ٩٧)

"مومن مَردوں اور مومن عورتوں میں سے جو نیک کام کریں گے' ہم (دنیا میں) انہیں بہترین زندگی دیں گے اور (آخرت میں) انہیں بہترین بدلہ دیں گے۔"

ایک اور آیت میں ہے:

﴿ وَمَن يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴿١٢٤﴾ ﴾ (النساء٤/ ١٢٤)

"مومن مرد اور مومن عورتوں میں سے جو بھی نیک عمل کریں گے' وہ جنت میں جائیں گے۔ اور ایسے لوگوں پر کھجور کی گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

یہ دین اسلام کا متفقہ مسئلہ اور ایک بدیہی امر ہے کہ اسلام کے جو ارکان مردوں کے لئے فرض ہیں وہی عورتوں کے لئے بھی فرض ہیں' البتہ عورتوں سے حیض و نفاس کے دنوں میں نماز مطلقاً ساقط ہو جاتی ہے' اس کی قضا نہیں ہوتی' جیسا کہ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے' انہوں نے فرمایا:

«كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ (يَعْنِي الْحَيْضَ) فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلاَ نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلاَةِ» (بخاري ومسلم)

"جب ہمیں حیض کا خون آتا تھا تو ہمیں نماز کی قضاء کا نہیں' بلکہ صرف روزے کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا۔"

ہماری خواتین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اسلامی واجبات پر

عمل کریں' نماز کو ان کے اوقات میں ادا کریں' مکمل روزے رکھیں' زکوٰۃ بروقت ادا کریں' اگر طاقت ہو تو بیت اللہ شریف کا حج کریں' بھلائی کا حکم دیں' برائی سے روکیں' اور استطاعت کے مطابق اپنے حلقہ اثر میں اسلام کی دعوت کا فریضہ انجام دیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ﴾ (البقرۃ ۲/ ۲۸۶)

"اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔"

سبق : ۷

مسلمان خاتون اور جنت کا راستہ

کیا ہماری مسلم' روزے دار اور فرمانبردار خواتین کوئی ایسا آسان راستہ جانتی ہیں' جو انہیں جنت میں پہنچا دے؟ اگر نہیں جانتی ہیں تو میں ان کی خدمت میں نبی کریم ﷺ کی وہ احادیث پیش کرتا ہوں' جن میں آپ نے ان کو ہدایت و سعادت کے ایسے راستے کی رہنمائی کی ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت تک پہنچانے والا ہے' نیز اس پر چلنے سے میاں بیوی کے درمیان بہترین مضبوط ازدواجی تعلقات بھی استوار ہوں گے۔

1 شوہر کی خوشنودی :

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ، وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ، دَخَلَتِ الْجَنَّةَ»(ترمذي، ابن ماجه، وحاكم)

"جس عورت کا اس حالت میں انتقال ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو وہ جنت میں داخل ہو گی۔"

اس لئے ہماری مسلمان خواتین کو چاہیئے کہ جس چیز میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ ہو وہ اس میں زندگی بھر اپنے شوہروں کو خوش رکھیں' اور جنت میں داخلے جیسی کامیابی کو یقینی بنائیں۔

2 اپنے واجبات کو پورا کرنا :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَصَامَتْ شَهْرَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا،

وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا، قِيلَ لَهَا: ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ»(ابن حبان صحيح الجامع رقم: ٦٧٣)

"اگر کسی عورت نے پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں' رمضان کے روزے رکھے' اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی' اور اپنے شوہر کی اطاعت کی' تو اسے کہا جائے گا! تم جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔"

3 بچوں پر رحم و شفقت اور ان کی اچھی تربیت کرنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ایک مسکین عورت اپنی دو بچیاں اٹھائے ہوئے میرے پاس آئی' میں نے اسے کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں' تو اس نے اپنی دو بچیوں میں سے ہر ایک کو ایک ایک کھجور دی' اور خود کھانے کے ارادے سے تیسری کھجور اپنے منہ کی طرف اٹھائی' لیکن اس کی بیٹیوں نے اس سے وہ بھی مانگ لی' چنانچہ اس نے کھجور کو جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی دو حصوں میں کاٹ کر ان کے درمیان تقسیم کر دیا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس کی یہ بات مجھے بہت پسند آئی' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا کارنامہ ذکر کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ»(مسلم)

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی" یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے اس کارکردگی کے سبب اسے آگ سے آزاد کر دیا۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے' انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَاتَّقَى اللهَ وَأَقَامَ عَلَيْهِنَّ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا، وَأَوْمَأَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى»(مسند أبي يعلى)

"جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں' وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہا' اور (کماحقہ) ان کی پرورش (اور نگہداشت) کی' تو وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہو گا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھے کے ساتھ والی اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔"

4 خواتین کا وفد رسول کریم ﷺ کے دربار میں:

«أَتَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي رَسُولُ مَنْ وَّرَآئِي مِنْ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ الْمُسْلِمَاتِ، كُلُّهُنَّ يَقُلْنَ بِقَوْلِي وَعَلٰى مِثْلِ رَأْيِي، إِنَّ اللهَ بَعَثَكَ إِلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَآمَنَّا بِكَ وَاتَّبَعْنَاكَ وَنَحْنُ مَعْشَرُ النِّسَاءِ مَقْصُورَاتٌ مُخَدَّرَاتٌ قَوَاعِدُ بُيُوتٍ وَإِنَّ الرِّجَالَ فُضِّلُوا بِالْجُمُعَاتِ وَشُهُودِ الْجَنَائِزِ وَالْجِهَادِ، وَإِذَا خَرَجُوا لِلْجِهَادِ حَفِظْنَا لَهُمْ أَمْوَالَهُمْ وَرَبَّيْنَا أَوْلَادَهُمْ، أَفَنُشَارِكُهُمْ فِي الْأَجْرِ يَارَسُولَ اللهِ؟ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ مَقَالَةَ امْرَأَةٍ أَحْسَنَ سُؤَالاً عَنْ دِينِهَا مِنْ هٰذِهِ؟ فَقَالُوا: لَا يَارَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْصَرِفِي يَا أَسْمَاءُ وَأَعْلِمِي مَنْ وَّرَآءَكِ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ حُسْنَ تَبَعُّلِ إِحْدَاكُنَّ لِزَوْجِهَا، وَطَلَبَهَا لِمَرْضَاتِهِ، وَاتِّبَاعِهَا لِمُوَافَقَتِهِ، يَعْدِلُ كُلَّ مَا ذَكَرْتِ لِلرِّجَالِ فَانْصَرَفَتْ أَسْمَاءُ وَهِيَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ ابْتِشَارًا بِمَقَالَةِ النَّبِيِّ ﷺ» (مسلم)

"حضرت اسماء بنت یزید بن السکن رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں' اور کہا کہ میں مسلم خواتین کی طرف سے بھیجی گئی ہوں' جو میں کہتی ہوں وہی سب کہتی ہیں' اور جو میری رائے ہے وہی سب کی رائے ہے' کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو مردوں اور عورتوں سب کے لئے مبعوث کیا ہے' اور ہم سب آپ پر ایمان لائیں اور آپکی اتباع کی' لیکن ہم عورتیں پردوں میں ملبوس اور گھروں میں محبوس ہیں' اور مردوں کو جمعہ' جنازہ اور جہاد میں حاضر ہونے کی فضیلت حاصل ہے' اور جب وہ جہاد کیلئے نکلتے ہیں تو ہم ان کے اموال کی حفاظت اور ان کی اولاد کی پرورش کرتی ہیں' تو کیا اے اللہ کے رسول! ہم بھی اجر میں ان کے ساتھ شریک ہوں گی؟ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرۂ مبارک کو صحابہؓ کی طرف پھیر کر فرمایا "کیا تم نے کبھی کسی عورت سے اپنے دین کے متعلق اس سے بہتر سوال کرتے ہوئے سنا ہے؟" صحابہ نے کہا "اے اللہ کے رسول! نہیں" رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اسماء! جاؤ اور ساری عورتوں کو بتا دو کہ تم میں سے کسی عورت کا اپنے

شوہر کی بہتر فرمانبرداری' اسکی مرضی کی جستجو اور اس کی موافقت کرنا ان سب فضائل کے برابر ہے جو تم نے مَردوں کیلئے ذکر کئے ہیں' تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سے خوش ہو کر اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھتی ہوئی واپس لوٹ گئیں۔"

سبق : ۸

حقوق نسواں کے نام پر اسلام کے خلاف محاذ آرائی

دشمنان اسلام' یہود ونصاریٰ' اور اسلامی ممالک میں رہنے والے منافقین اور سیکولر عناصر جو ان کی سرگرمیوں کو وسیع کرنے میں ان کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں' سب مختلف انداز سے اسلام کے خلاف برسرپیکار ہیں' اس سلسلے میں غور و فکر کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی معاشرے کے لئے سب سے مہلک اور خطرناک ہتھیار وہ وسائل و ذرائع ہیں جنہیں دشمنان اسلام مسلم خواتین کو گمراہ کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں' اس سلسلہ میں چند باتیں قابل غور ہیں:

① عورت انتہائی کمزور' حساس اور کسی چیز سے بہت جلد متاثر ہونے والی جذباتی صنف ہے۔

② عورت بذات خود معاشرے کا نصف حصہ ہے' اور مرد جو نصف ثانی ہے اس کی تربیت بھی عورت ہی کرتی ہے' گویا عورت ہی پورا معاشرہ ہے۔

③ عورت ہی گھر کے بچوں کی قیادت کرتی ہے۔

④ عورت (بھی) اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے' اور اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق باز پرس ہوگی۔

⑤ عورت بچوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی ذہن سازی کرتی ہے۔

⑥ مذکورہ تمام چیزیں ہماری خواتین کی بھاری ذمہ داریوں میں شامل ہیں' اسی لئے سید قطب رحمہ اللہ نے خواتین کو قلعہ (یعنی گھر) کا نگہبان قرار دیا ہے۔

⑦ اب آپ تصور کریں کہ اگر نگہبان ہی بگڑ جائے یا غلط اور فاسد افکار کی حامل ہو' تو مسلم گھر کا کیا حشر ہوگا؟ یقیناً ایسی صورت میں بڑے ہی بھیانک نتائج برآمد ہوں گے' اس لئے ہماری مسلم خواتین کے لئے ضروری ہے کہ وہ دشمنوں کے فریب سے آگاہ رہیں' اور

اپنے اوپر ہونے والے مسلسل حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کاالتزام کریں:

① اپنے دین کی اتباع، اوامر کی پیروی کرنا، نیز نواہی سے اجتناب کرنا تاکہ اپنے آپ کو انحراف و الحاد سے محفوظ رکھ سکیں۔

② تمام ممکنہ وسائل کے ساتھ دوسری خواتین کو بھی اتباع دین کی دعوت دینا، اور اس پر آمادہ کرنا۔

③ دینی بصیرت اور علم نافع حاصل کرنا، اور مطالعہ کے ذریعے مسلمانوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا، اور دشمنوں کے مکرو فریب سے آگاہ رہنا۔

سبق : ۹

مسلم خاتون کو گمراہ کرنے کیلئے دشمنوں کا طریقہ

دشمنان اسلام' ہماری مسلم خواتین کو ان کی زندگی کے تمام مراحل میں مختلف قسم کے کئی طریقوں سے گمراہ کرتے ہیں' ان کے بعض طریقے حسب ذیل ہیں:

1 پڑھے' سنے اور دیکھے جانے والے تمام ذرائع ابلاغ' مثلاً خواتین سے متعلق مختلف میگزین' ڈائجسٹ' اخبارات و رسائل کے رنگین صفحات اور "تحقیق" کے نام پر ان میں شائع ہونے والے فحش مضامین نیز فاسد فلمیں اور ڈرامے وغیرہ۔

ان ذرائع ابلاغ کا ظاہری مقصد خواتین کے "معاملات" پر توجہ دینا' ان کے "مسائل" کا حل تجویز کرنا' اور ان کے "حقوق" کی حمایت کرنا ہے۔

لیکن ان کا باطنی اور پوشیدہ مقصد ایسی لڑکیوں کی تصاویر پیش کرنا ہوتا ہے جو عریاں اور شرم و حیا' نیز اخلاق سے بالکل عاری ہوتی ہیں۔

2 کھلی آزادی کی دعوت دینا۔

3 تمام عمدہ' موروثی اور طبعی چیزوں کو چھوڑنے اور اباحیت (سب جائز ہے) کی دعوت دینا۔

4 فلمی پوسٹروں اور رسالوں کے ذریعے' اسلامی اقدار سے منحرف گلوکار اور اداکار مَردوں اور خواتین کے حالات سے مسلسل روشناس کرانا۔

5 نت نئے' مہنگے اور عریاں فیشن کے لباس' جوتے اور دیگر اشیاء متعارف کرانا۔

6 مسلم خواتین کو گھر سے باہر مَردوں سے مل جل کر کام کرنے اور مَردوں سے اختلاط کی دعوت دینا۔

7 اخبارات و رسائل کے ذریعے "گوشۂ ادب" "قارئین کے افکار و خیالات" اور "انٹرویو" کے نام پر خواتین کو عشقیہ شاعری غزلیں اور ایسے طریقے سکھانا جن سے ان

کے جذبات بھڑکتے ہوں۔

8 اخبارات میں تعارف کے صفحات کے ذریعے لڑکیوں کو لڑکوں سے خط و کتابت کرانا' اس کو "دو جنسوں کے درمیان مراسلت" (یا قلمی دوستی) کا نام دیا جاتا ہے۔

۱۸۷۹ء میں (بولہ) ماسونی نے کہا تھا: "یقین کیجئے کہ ہم اس وقت تک دین پر غالب نہیں آسکتے' جب تک کہ عورتیں ہمارے ہر کام میں شریک ہو کر ہمارے شانہ بشانہ نہ چلنے لگیں۔"

اور محمد طلعت حرب پاشا اپنی کتاب (المرأة والحجاب) میں رقمطراز ہیں: (عالم اسلام میں) بے پردگی اور اختلاط مرد و زن کو رواج دینا یورپ کی بڑی پرانی خواہش ہے' اور عالم اسلام میں جو بھی یورپ کے مقاصد کی تکمیل کرنا چاہتا ہے' اس کے دل میں' دونوں چیزوں کو عام کرنے کی ضرور خواہش ہوتی ہے۔"

سبق : ۱۰

مسلم خواتین اور بازار

کیا ہماری مسلم خواتین یہ جانتی ہیں کہ بازار ان جگہوں میں سے ایک ہے جہاں فتنوں کی کثرت اور اللہ کے ذکر سے اعراض ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا»

(مسلم عن أبي هريرة صحيح الجامع رقم: ١٦٥)

"اللہ رب العزت کے نزدیک سب سے پسندیدہ جگہیں مساجد' اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں۔"

آج کل بازاروں میں کیا ہوتا ہے؟ اس کا جواب درج ذیل سطور میں ملاحظہ فرمائیں:

① بے پردگی۔

② مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور باہمی لین دین۔

③ بعض دکاندار اللہ تعالیٰ کے خوف سے عاری اور انتہائی گندے اور خبیث مقاصد کے حامل ہوتے ہیں' بالخصوص وہ دکاندار جو خواتین کے بازاروں میں کام کرتے ہیں۔

لیکن بسا اوقات خواتین' عورتوں سے متعلقہ اشیاء کی خریداری کے لئے بازار جانے پر مجبور ہوتی ہیں' اس سلسلے میں درج ذیل امور کا اہتمام ضروری ہے:

① خواتین بازار نہ جائیں الا یہ کہ کوئی بہت ہی سخت ضرورت ہو۔

② اگر کوئی خاتون بازار جائے تو مکمل اسلامی پردے میں ملبوس ہو کر' اپنے کسی محرم مثلاً شوہر' باپ اور بھائی وغیرہ کے ساتھ جائے۔

③ دکان دار سے بھاؤ تاؤ نہ کرے بلکہ یہ کام اپنے محرم کے سپرد کردے۔

④ شوہر پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالے جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو۔

نوٹ: یقیناً یہ بات نہایت ہی افسوس ناک ہے کہ رمضان کی راتوں میں بالخصوص آخری عشرے میں بازار عورتوں سے بھرے رہتے ہیں!!!

سبق : ۱۱

کیا خواتین اپنے زیورات کی زکوۃ ادا کرتی ہیں؟

مسلم خواتین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں' اپنے حقوق و واجبات کو ادا کریں' ان جملہ واجبات میں سے' ان زیورات کی زکوٰۃ ادا کرنا بھی ایک واجب ہے' جنہیں وہ اپنے پاس رکھتیں اور بطور زینت استعمال کرتی ہیں۔

شیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

"عورت جن زیورات کو بطور زینت خود استعمال کرتی ہے یا عاریتاً کسی کو دیتی ہے' خواہ سونے کے ہوں یا چاندی کے' ان پر زکوٰۃ واجب ہے' کیونکہ کتاب و سنت کے جو دلائل سونے اور چاندی میں زکوٰۃ کے واجب ہونے پر دلالت کرتے ہیں ان کے عموم میں زیورات بھی شامل ہیں۔" مثلاً اللہ رب العزت کا یہ فرمان:

﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾﴾ (التوبة۹/ ۳۴-۳۵)

"جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں' اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے' انہیں (اس دن کے) دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجئے' جس دن وہ مال' جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا' پھر اس سے ان کی پیشانیاں' پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی' (اور ان سے کہا جائے گا) یہ وہی خزانہ ہے جسے تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا' سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔" نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ لاَ يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلاَّ إِذَا كَانَ يَوْمُ

الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ، فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبْهَتُهُ وَظَهْرُهُ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ عَلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ»(صحیح مسلم)

"سونے اور چاندی کا جو مالک' ان کی زکوۃ ادا نہیں کرتا' قیامت کے روز اس کے مال کی تختیاں بنائی جائیں گی' اور دوزخ میں گرم کر کے اس سے اس کے پہلو' اس کی پیشانی اور پیٹھ کو داغا جائے گا' جب کبھی وہ آگ ٹھنڈی ہو جائے گی' تو وہ اس پر (اسی طرح) لوٹا دی جائے گی' اور پچاس ہزار سال کے دن میں اسے یہی عذاب ہوتا رہے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کر دے' پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف پائے گا یا جہنم کی طرف۔"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ایک دوسری حدیث میں ہے:

«إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا، وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسْكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهَا ﷺ: أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هٰذَا؟ قَالَتْ: لاَ قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟ قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا وَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ: هُمَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ»(فتاوى إسلامية ج: ٢ص: ٧٥)

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی' اس کے ساتھ ایک بچی بھی تھی' جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ نے اس سے کہا "کیا تم اس کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟" اس نے کہا "نہیں" آپ نے فرمایا "کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے؟" حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "اس عورت نے یہ سنتے ہی وہ اتار کر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے" اور کہا "یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔"

زیورات کی زکوۃ نکالنے کا طریقہ:

عورت یا اس کا ولی ہر سال گزرنے پر سونے کا وزن کرے' اور موجودہ قیمت کے مطابق

اس میں سے ڈھائی فیصد (۲.۵ فیصد) زکوٰۃ نکال دے۔

زکوٰۃ کسے دی جائے؟ :

مسلم خاتون کو چاہیئے کہ وہ زکوٰۃ ادا کرتے وقت ان آٹھ قسم کے لوگوں (میں سے کسی) کو تلاش کرے، جن کے علاوہ کسی اور کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، وہ آٹھ قسم کے مستحقین یہ ہیں:
(۱) فقراء، (۲) مساکین، (۳) عاملین زکوٰۃ، (۴) وہ لوگ جن کی تالیف قلب مقصود ہو، (۵) غلاموں کو آزاد کرانے کیلئے، (۶) قرض دار، (۷) اللہ کے راستے میں، (۸) مسافر۔
زکوٰۃ ادا کرنے یا صرف مستحقین کو دینے میں کسی طرح کا تساہل درست نہیں ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ کچھ مخصوص اشخاص یا مخصوص گھروں کو کئی کئی سال تک اپنی زکوٰۃ کا مال دیتے رہتے ہیں، جب کہ وہ زکوٰۃ کے حاجت مند نہیں ہوتے، یا حالات بہتر ہونے کی وجہ سے ان کی ضرورت ختم ہو چکی ہوتی ہے، ایسا کرنا جائز نہیں، لیکن لوگوں کی عادت اس قدر بگڑ گئی ہے کہ وہ زکوٰۃ جیسی عبادت میں بھی اس طرح کا تصرف کرتے ہیں، جبکہ وہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

شیخ عبدالعزیز بن باز کا فتویٰ:

سوال : کیا میرے شوہر کے لئے، میرے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے جبکہ اسی نے مجھے مال دیا ہے؟ اور کیا میں اپنے بھانجے کو جو نوجوان اور شادی کی فکر میں ہے زکوٰۃ دے سکتی ہوں؟

جواب : اگر آپ کے پاس سونا، چاندی یا زکوٰۃ کا کوئی اور مال نصاب کو پہنچتا ہو، یا نصاب سے زیادہ ہو تو اس مال میں آپ پر زکوٰۃ واجب ہے، اور اگر آپ کی طرف سے اور آپ کی اجازت سے آپ کا شوہر زکوٰۃ ادا کر دے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر آپ کے والدین یا آپ کا بھائی یا کوئی اور شخص آپ کی طرف سے اور آپ کی اجازت سے زکوٰۃ ادا کر دے تو اس میں بھی کوئی قباحت نہیں، نیز اگر آپ کا بھانجا اپنی شادی کے (جائز) اخراجات خود برداشت کرنے سے قاصر ہو تو اس کی شادی کے لئے بطور تعاون زکوٰۃ دینا بھی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی توفیق دے۔ آمین۔

سبق : ۱۲

رمضان میں خواتین کیلئے چند احکام

1 حیض و نفاس والی خواتین :

حیض و نفاس والی خواتین کے لئے روزہ رکھنا حرام ہے' اور اگر رکھ بھی لیں تو ان کا روزہ صحیح نہیں ہو گا' اور اگر کوئی خاتون روزے سے ہو' اور غروب آفتاب سے ایک لمحہ پہلے اسے حیض یا نفاس کا خون آجائے' تو اس کا' اس دن کا روزہ باطل ہو جائے گا' اور اس پر اس کی قضاء لازم ہو گی۔

اور اگر کوئی حائضہ خاتون دن کے کسی حصے میں پاک ہو جائے تو اس کے لئے باقی دن کا روزہ رکھنا صحیح نہیں ہو گا' (بلکہ قضاء دے گی) کیونکہ اس کے لئے دن کے شروع میں روزے کے منافی چیز موجود تھی۔

اور اگر وہ رات کے کسی حصے میں خواہ فجر سے لمحہ بھر پہلے پاک ہو جائے تو اس پر روزہ واجب ہو گا' کیونکہ اب اس کا شمار روزے داروں میں ہے' وہ روزہ رکھے گی خواہ طلوع فجر سے پہلے غسل نہ کرپائے' طلوع فجر کے بعد غسل کر لینے سے اس کا روزہ صحیح رہے گا۔

2 حاملہ اور دودھ پلانے والی خاتون :

حاملہ اور دودھ پلانے والی خاتون کو' اگر روزے کی وجہ سے' اپنے یا بچے کے لئے کوئی خوف محسوس ہو تو وہ روزہ چھوڑ دے' اور خوف زائل ہونے کے بعد جب ممکن ہو اپنے فوت شدہ روزوں کی قضاء دے' جیسے مریض اپنے مرض سے شفایاب ہونے کے بعد قضاء دیتا ہے۔

3 بوڑھی عورت جو روزہ رکھنے پر قادر نہ ہو :

اگر کسی بوڑھی عورت کے لئے روزہ رکھنا نقصان دہ ہو' تو اس کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ﴾ (النساء٤/ ٢٩)

"اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو' یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر مہربان ہے۔"

ایک اور آیت میں ہے:

﴿ وَلَا تُلْقُوا۟ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى ٱلتَّهْلُكَةِ ۛ ﴾ (البقرة٢/ ١٩٥)

"اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔"

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ جب روزہ بوڑھی عورت کی صحت کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کے لئے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے' اور عام طور پر بڑھاپے میں روزے کی استطاعت نہیں ہوتی' اس لئے بوڑھی عورت ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گی' تاہم کھانا کھلانے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک چوتھائی صاع گندم یا چاول اور اگر کوئی اور جنس ہو تو نصف صاع مساکین میں تقسیم کرے۔ اس سلسلہ میں چاول کا حکم گندم والا ہے کیونکہ دونوں یکساں طور پر لوگوں کے استعمال میں آتے ہیں بلکہ (بعض علاقوں میں) چاول آسانی سے تیار ہونے کی وجہ سے زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ روزوں کی گنتی کے برابر کھانا پکا کر مساکین کو کھلا دے' اس طرح وہ روزوں کی فرضیت سے بریءُ الذمہ ہو جائے گی۔ واللہ اعلم۔

4 رمضان میں مانع حیض گولیوں کا استعمال :

شیخ محمد بن صالح العثیمین فرماتے ہیں:

"میرے خیال کے مطابق مانع حیض گولیوں کا استعمال رمضان میں درست ہے نہ کسی اور مہینے میں' اس لئے کہ اطباء کی رپورٹ سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ گولیاں عورت کے رحم' اعصاب اور خون کے لئے انتہائی مضر ہیں' اور ہر مضر چیز ممنوع ہے۔"

جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

«لاَ ضَرَرَ وَلاَ ضِرَارَ»(أحمد ومالك وآرواء الغليل ۸/ ۲۷۲)

"نقصان اٹھانا اور دوسرے کو نقصان پہنچانا دونوں درست نہیں ہیں۔"

اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بہت سی عورتیں ایسی گولیاں استعمال کرتی ہیں جن سے ان کی مہینے کی عادت بگڑ جاتی ہے' اور وہ بیمار رہنے لگتی ہیں' اس لئے خواتین سے میری گزارش ہے کہ وہ ایسی گولیاں رمضان اور غیر رمضان میں ہرگز استعمال نہ کریں۔

5 بچی پر روزہ کب واجب ہوتا ہے؟

بچی پر روزہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب وہ (عاقل و) بالغ ہو کر شرعی احکام کی مکلف ہو جائے' وہ یا تو پندرہ سال بعد بالغ ہوتی ہے' یا شرمگاہ کے آس پاس سخت بال اگنے سے' یا (نیند کے دوران) انزال منی سے' یا پہلے حیض سے' یا حاملہ قرار پانے سے۔ جب ان علامتوں میں سے کوئی ایک علامت بھی پائی گئی' تو بچی پر روزہ واجب ہو جائے گا' چاہے اس کی عمر دس سال ہی کیوں نہ ہو' کیونکہ بہت سی بچیوں کو دس گیارہ سال کی عمر ہی میں حیض کا خون آجاتا ہے' لیکن اس کے گھر والے اسے چھوٹی بچی سمجھ کر تساہل سے کام لیتے ہیں' اور اس سے روزہ نہیں رکھواتے' لیکن یہ غلط بات ہے' کیونکہ حیض آنے پر بچی کو بڑی عورتوں میں شمار کیا جاتا ہے' اور اس پر احکام تکلیفی لاگو ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ضمیمہ: کچھ لوگوں پر بعض امور کا حکم مخفی ہوتا ہے۔ علماء نے بیان کیا ہے کہ روزے کے دوران ایسے امور کے واقع ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے' اور وہ درج ذیل ہیں:

* بھول کر کھانا پینا۔
* دن میں مسواک کرنا۔
* روزے کی حالت میں مہندی لگانا۔
* ضرورت کے تحت (نگلے بغیر) کھانا چکھنا۔
* آنکھ میں سرمہ لگانا۔
* آنکھ اور کان میں دوا ڈالنا۔

* ناک میں ایسی دوا ڈالنا جو حلق تک نہ پہنچے۔
* گوشت یا رگ میں' ایسا انجکشن لگوانا جو جسم کو غذا یا توانائی مہیا نہ کرے۔
* روزے کی حالت میں دانت اور داڑھ نکلوانا۔
* خون کا ٹیسٹ کروانا۔
* رمضان کے دنوں میں احتلام ہونا۔
* غسل کرنا' اور سمندر یا تالاب میں تیرنا۔
* گرمی کی شدت کی وجہ سے کلی کرنا۔

سبق : ۱۳

جنتی خواتین

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

«وَنِسَاءُكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْعَئُودُ عَلَى زَوْجِهَا الَّتِي إِذَا غَضِبَ جَاءَتْ حَتَّى تَضَعَ يَدَهَا فِي يَدِ زَوْجِهَا وَتَقُولُ لَا أَذُوقُ غَمْضًا حَتَّى تَرْضَى»(السلسلة الصحيحة رقم:۱۷۸)

”اور تمہاری وہ عورتیں جنتی ہیں جو (اپنے خاوندوں سے) زیادہ محبت کرنے والی‘ زیادہ بچے پیدا کرنے والی‘ اور بار بار اپنے شوہر کی طرف لوٹنے والی ہوں اور جب کبھی (اس کا) شوہر اس سے ناراض ہو جائے تو (وہ جنتی عورت) اس کے پاس آکر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ دے‘ اور کہے کہ جب تک تم خوش نہیں ہو جاتے میں سو نہیں سکتی۔“

ودود: ایسی عورت کو کہتے ہیں‘ جو اپنے شوہر کے نزدیک بہت ہی محبوب ہو۔

وہ اپنے ظاہر‘ اپنے سلوک‘ اپنے معاملات‘ شوہر کی خدمت‘ اور بچوں کی تربیت میں ایسے وسائل اور طریقے استعمال کرے‘ جو اسے شوہر کی نگاہ میں محبوب بنا دیں۔

ولود: زیادہ بچہ پیدا کرنے والی عورت کو کہا جاتا ہے۔

عوود: ایسی عورت کو کہتے ہیں جو دینی اور دنیاوی تمام امور میں اپنے شوہر کے پاس نفع اور خیر لائے‘ مثلاً اچھی نصیحت کرنا‘ بہتر مشورہ دینا‘ اس کی غمخواری کرنا‘ تسلی دینا‘ مالی استطاعت سے بڑھ کر تکلیف نہ دینا اور اس کی موجودگی اور عدم موجودگی میں اس کے مال اور اولاد کی حفاظت کرنا وغیرہ۔

علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جس عورت کے اندر یہ صفات پائی جائیں وہ جنت کی حقدار ہے‘ تاہم ایسی صفات کی

حامل عورتیں بہت قلیل ہیں۔"

میرے خیال میں میری ہر بہن کی یہ خواہش ہو گی کہ وہ جنتی ہو' تو پھر وہ ان عمدہ صفات سے آراستہ کیوں نہیں ہوتی جنہیں اپنانے سے اس کا شمار بھی ان تھوڑی سی خواتین میں ہو جائے جو اس بلند و بالا مرتبے پر فائز ہونے والی ہیں:

① مختلف طریقوں سے اپنے شوہر کے ہاں محبوب بنو' اور اس کا تقرب حاصل کرو۔ حضرت اسماء بنت خارجہ فزاری رضی اللہ عنہا شادی کے وقت اپنی بیٹی کو حسب ذیل الفاظ سے نصیحت فرماتی ہیں:

«إِنَّكِ خَرَجْتِ مِنَ الْعَيْشِ الَّذِيْ فِيْهِ دَرَجْتِ، فَصِرْتِ إِلٰى فِرَاشٍ لَّمْ تَعْرِفِيهِ، وَقَرِينٍ لَّمْ تَأْلَفِيهِ، فَكُونِيْ لَهُ أَرْضًا يَّكُنْ لَّكِ سَمَآءً، وَكُونِي لَهُ مِهَادًا يَّكُنْ لَّكِ عِمَادًا، فَكُونِي لَهُ أَمَةً يَّكُنْ لَّكِ عَبْدًا، لاَ تُلْحِفِي بِهِ فَيَقْلاَكِ، وَلاَ تَبَاعَدِي عَنْهُ فَيَنْسَاكِ، إِنْ دَنَا مِنْكِ فَاقْرُبِي مِنْهُ، وَإِنْ نَأىٰ مِنْكِ فَابْعُدِي عَنْهُ، وَاحْفَظِي أَنْفَهُ وَسَمْعَهُ وَعَيْنَهُ، فَلاَ يَشَمَّنَّ مِنْكِ إِلاَّ طِيبًا، وَلاَ يَسْمَعُ مِنْكِ إِلاَّ حَسَنًا، وَلاَ يَنْظُرُ إِلاَّ جَمِيلاً»(فيض القدير ج:٣ص:١٠٦)

"تم اب تک جس عیش و عشرت میں پلی ہو اس کو چھوڑ کر ایسے بستر پر جا رہی ہو جس سے تم ناآشنا ہو' اور ایسے ساتھی کے پاس جا رہی ہو جس سے تم مانوس نہیں ہو' تم اس کے لئے زمین بن جانا' وہ تمہارے لئے آسمان بن جائے گا' تم اس کے لئے بستر بن جانا' وہ تمہارے لئے بلند و بالا عمارت بن جائے گا' تم اس کے لئے لونڈی بن جانا' وہ تمہارے لئے غلام بن جائے گا' تم اس سے بہت زیادہ مطالبات نہ کرنا' ورنہ وہ تمہیں ناپسند کرنے لگے گا' تم اس سے دور مت رہنا' ورنہ وہ تمہیں بھول جائے گا' اگر وہ تمہارے قریب آئے' تو تم اس کے قریب آجانا' اور اگر وہ تم سے دور ہو جائے' تو تم بھی دور ہو جانا' تم اس کی ناک' اس کے کان اور اس کی آنکھ کی حفاظت کرنا' یعنی وہ تم سے صرف خوشبو سونگھے' صرف اچھی بات سنے اور صرف اچھائی دیکھے۔"

② خاندانی منصوبہ بندی والوں کی باتیں مت قبول کرو' کیونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کی شریعت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے خلاف ہے اور اس لئے بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسل

بڑھانے کی ترغیب دی ہے تاکہ آپ کی امت کے افراد کی تعداد زیادہ ہو۔

اور بچوں کو بچپن ہی سے اسلامی تربیت دینے کا اہتمام کرو' تاکہ وہ مستقبل میں اسلام کے باغیرت سپوت بنیں۔

③ اپنے شوہر کی تمام امور میں معاونت کرو' اگر وہ کچھ بھول جائے تو اسے یاد دلا دو' اگر وہ کسی امر سے ناواقف ہو تو اسے بتلا دو' اور اگر وہ کسی چیز سے غافل ہو تو اسے متنبہ کر دو' کیونکہ بہت سی ایسی خواتین ہیں جو اپنے شوہروں کے لئے حق اور سیدھے راستے پر چلنے کا سبب ہیں۔

④ کوئی بھی گھر خاوند اور بیوی کے باہمی اختلاف اور الجھن سے خالی نہیں' اس لئے آپ کو وہ پانی بننا چاہیئے جو چھوٹی سی چنگاری کو بجھا دے تاکہ وہ چنگاری بڑی ہو کر خانہ اور اہل خانہ کو جلا کر خاکستر نہ کر دے' کیونکہ چھوٹی چھوٹی چنگاریوں ہی سے آگ بنتی ہے۔

آپ کو خوشی اور سکون صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی حالت کو پہلے سے بہتر بنا لیں' چاہے تمہیں اپنے حصے اور خواہش کو قربان ہی کرنا پڑے۔ عین ممکن ہے کہ مستقبل میں آپ کی وہ خواہش بھی پوری ہو جائے۔ اور اگر آپ جنتی خاتون بننے کی خواہش مند ہیں--- جیسا کہ ہم شروع میں بیان کر چکے ہیں--- تو ایسا ہی کرنا۔

سبق : ۱۴

خاتون اور گھر کی برائیاں

آج کے ہمارے اس پرفتن دور میں گھر میں بہت سی خرابیاں اور مختلف قسم کی برائیاں پائی جاتی ہیں' جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

1 اس سلسلے میں ایک مشکل یہ ہے کہ برائیاں' لوگوں کے ہاں اپنی کثرت اور ابتداء ہی سے ان کی روک تھام نہ ہونے اور اسی حالت پر ایک طویل عرصہ گزرنے کی وجہ سے' مرغوب اور مقبول ہو گئی ہیں' چنانچہ یہ بات مشہور ہے کہ کسی چیز کو بار بار چھونے کی وجہ سے احساس کم ہو جاتا ہے۔

2 اہل خانہ ان برائیوں کے خطرات محسوس کرتے ہیں اور نہ انہیں مخالف شریعت سمجھتے ہیں۔

3 اور جب لوگوں سے ان کے متعلق سوال کیا جاتا ہے' تو وہ اس طرح کے تقلیدی جواب دیتے ہیں "یہ چیزیں تمام لوگوں میں پائی جاتی ہیں' سب ایسا ہی کرتے ہیں' اور اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو پہلے ہی اسے جائز نہ سمجھا جاتا۔"

4 لیکن ان "جوابات" سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان برائیوں پر تنبیہہ نہ کی جائے' بلکہ گھر کے ذمہ داروں مثلاً ماں' باپ وغیرہ پر واجب ہے کہ وہ اپنی اولاد کو بار بار ان کے خطرات سے آگاہ کریں' اور ان کی حرمت بیان کریں۔

5 ان برائیوں کی وجہ سے کتنے ہی خاندان برباد ہو گئے۔ اسلام کے کتنے ہی بیٹے عقیدہ و عمل اور اخلاق و کردار کے جوہر سے محروم ہو گئے۔ اس بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ گھر کی نگہبان خواتین پر جو کہ بیوی بھی ہیں اور ماں بھی' بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس طرح کی برائیوں کے خاتمے کے لئے ذمہ دار قرار دیا ہے' چنانچہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا»

''عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار' اور اپنی رعایا کی مسئول ہے۔''

اس لئے میں اپنی بات کو گھر کی مالک' مربی' اپنی مسلمان بہن کی طرف متوجہ کرتا ہوں' تاکہ ہم سب مل کر ان چند برائیوں کی نشان دہی کر سکیں' جو اس کے گھر میں پائی جاتی ہیں' اور وہ ان کے خاتمے کا آغاز کر دے' ورنہ اسے قیامت کے دن رسوائیوں کا سامنا کرنا پڑے گا' اور اس سے اس امانت (گھر کی ذمہ داری) کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَأَهۡلِيكُمۡ نَارٗا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلۡحِجَارَةُ عَلَيۡهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٞ شِدَادٞ لَّا يَعۡصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُونَ مَا يُؤۡمَرُونَ ۝٦ ﴾

(التحریم٦٦/ ٦)

''اے مومنو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں' جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے متعین ہیں' جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہ اسے (فوراً) بجالاتے ہیں۔''

سید قطب رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قرآن مجید مومنوں کو خوف دلاتا ہے' تاکہ وہ اپنے گھروں میں تربیت اور تذکیر و نصیحت سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ یاد رہے کہ بحیثیت مومن' انسان پر اپنے اور اپنے اہل و عیال کے بارے میں بہت بھاری اور اہم ذمہ داری ہے' کیونکہ وہ اور اس کے بچے آگ کے اوپر معلق ہیں' لہٰذا اسے چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس درد ناک اور شعلہ بار آگ سے بچائے جو ان کا انتظار کر رہی ہے۔ ((وقودھا الناس والحجارۃ)) کا مطلب یہ ہے کہ انسان جہنم کے اندر ذلت و رسوائی میں پتھر کی طرح ہو گا' جس طرح پتھر کی کوئی قیمت نہیں ہوتی' اسی طرح انسان کی بھی کوئی قیمت نہیں ہو گی' اور جس طرح پتھر کو پھینک دیا جاتا ہے' اسی طرح بغیر کسی رعایت کے انسان کو بھی جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ وہ آگ کس قدر قبیح اور خوفناک ہو گی جس کا ایندھن پتھر ہوں گے! اور اس شخص کا عذاب کتنا سخت ہو گا جسے سخت عذاب کے ساتھ ساتھ ذلت و رسوائی کا بھی سامنا ہو گا؟ جہنم کی ہر چیز بڑی ہی قبیح اور خوفناک ہو گی۔''

سبق : ۱۵

گھروں کی برائیاں: نمبر ۱

① لوگوں کے ہاں حلال و حرام میں کوئی تمیز نہیں :

یہ دور قول و فعل کے تضاد کا دور ہے۔ چھوٹے بچے بہت سی باہم متضاد چیزوں پر پرورش پاتے ہیں۔ وہ بہت سی چیزوں کے بارے میں سنتے ہیں کہ وہ حرام ہیں' لیکن وہ انہیں اپنے گھروں میں موجود پاتے ہیں' اس طرح ان کے بارے میں ان کا احساس ہی ختم ہو جاتا ہے' وہ انہیں خطرناک نہیں سمجھتے' بلکہ ان سے مانوس ہو جاتے ہیں۔

وَيَنْشَأُ نَاشِي الْفِتْيَانِ فِينَا   عَلَى مَا كَانَ عَوَّدَهُ أَبُوهُ

"ہمارے ہاں نوجوان نسل اس چیز پر زندگی بسر کرتی ہے جس کی' ان کا باپ انہیں عادت ڈالتا ہے۔"

② ٹی وی' ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر :

ٹیلی ویژن' ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر' سب آلات چھری کی طرح دو تیز دھاری دار ہتھیار ہیں' وہ چھری جسے بعض لوگ کھانے کی چیز کاٹنے اور کچھ لوگ حملے اور قتل کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یعنی ان آلات میں بھلائی اور برائی دونوں موجود ہیں' لیکن بھلائی کی نسبت برائی زیادہ اور غالب ہے' جیسا کہ شراب کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فِيهِمَآ إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَآ أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا﴾
(البقرۃ ۲/ ۲۱۹)

"شراب اور جوئے میں بڑا نقصان ہے' اور لوگوں کے لئے کچھ منافع بھی ہیں' لیکن ان کے نقصانات ان کے منافع سے زیادہ ہیں۔"

ان چیزوں میں حرام گانے' گندی فلمیں' شور مچانے والی موسیقی' جرائم کے مناظر' عریانیت' اختلاط مَرد و زن اور مسلمان بچیوں کے لئے اچھے اخلاق کو بگاڑنے اور حیا کو ختم کرنے کی دعوت ہوتی ہے' علاوہ ازیں ان پر ہمارے دین اسلام کے خلاف اور زہریلے افکار کی نشر و اشاعت بھی ہوتی ہے اور شرعی احکامات کا تمسخر بھی اڑایا جاتا ہے۔ کیا ہماری مائیں ان سب چیزوں کو سمجھتی ہیں؟

③ عزت کے منافی اختلاط :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لاَ يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلاَّ كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ»(ترمذي : ۱۱۷۱)

"جب بھی کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے' تو ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔"

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الأَنْصَارِ : أَ فَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ»(متفق عليه)

"اپنے آپ کو عورتوں کے درمیان جانے سے بچاؤ۔ انصار کے ایک شخص نے کہا: دیور کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: دیور موت ہے۔"

((حَمْوٌ)) سے مراد ایسا شخص ہے جو شوہر کا قریبی ہو' جیسے بھائی' اس کا بھتیجا اور چچا زاد بھائی وغیرہ۔

آج کل ایک ہی گھر میں بہت سے عزیز و اقارب ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ان میں مرد بھی ہوتے ہیں اور عورتیں بھی۔ چچا زاد بھی ہوتے ہیں اور پھوپھی زاد بھی۔ ماموں زاد بھی ہوتے ہیں اور خالہ زاد بھی۔ اس میں لوگ کوئی حرج سمجھتے ہیں اور نہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی گردانتے ہیں' جبکہ کبھی کبھار ان گھروں میں ایسے ایسے فسادات پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

اس طرز عمل سے باز رہنے والے کہاں ہیں؟

④ حرام تصویریں اور مجسّمے :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«إِنَّ الْمَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلاَ صُورَةٌ»(ابن ماجہ صحیح الجامع رقم: ۱۹۵۹)

"(رحمت کے) فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے ہیں جس میں کتا یا تصویر ہو۔"

بہت سے مسلمانوں کے گھر' جانداروں کی تصویروں اور مجسّموں مثلاً آدمی' ہاتھی' اونٹ' پرندے اور دیگر حیوانات کی تصویروں اور مجسّموں سے بھرے پڑے ہیں۔ بعض تصویریں اور مجسّمے تحفہ تحائف کے طور پر ایک دوسرے کو دیئے جاتے ہیں اور عام طور پر مجلس گاہوں اور گھروں کی زینت کے لئے رکھے جاتے ہیں۔

یہ تصویریں اور مجسّمے گھر میں فرشتوں کے داخلے کے لئے رکاوٹ ہیں' اور جس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہ ہوں اس میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی' کیونکہ وہ شیطانوں کا اسٹیج ہوتا ہے۔

یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنی بیٹھک اور دفتر کی دیواروں پر اپنی یا اپنے آباء و اجداد یا اپنے بڑوں کی بڑی بڑی اور رنگین تصویریں آویزاں کرتے ہیں۔

سبق : ۱۶

گھروں کی برائیاں: نمبر ۲

آج کل مسلمانوں کے گھروں میں عام پائی جانے والی برائیوں میں سے ایک برائی غیر محرم خادموں اور ڈرائیوروں کا غیر شرعی طریقے سے رہنا ہے۔ جس سے کئی قباحتیں جنم لے رہی ہیں۔ مثلاً:

* کسی حقیقی ضرورت کے بغیر محض فخر کے طور پر غیر ملکی خادم اور ڈرائیور رکھنا اور اسراف کی حد تک ان پر خرچ کرنا۔
* کافروں' ملحدوں اور مشرکوں مثلاً عیسائی' بودھسٹ اور سکھ جو اسلام کے دشمن ہیں کو ملازم رکھنا' بلکہ نوکری میں انہیں مسلمانوں پر اس دلیل سے فوقیت دینا کہ وہ کام میں مخلص ہوتے ہیں' یا اس لئے کہ وہ کام کے لئے مسلمانوں سے زیادہ فارغ ہوتے ہیں وغیرہ۔
* غیر محرم ڈرائیور اور گھر کی عورتوں کے درمیان' یا نوکرانی اور گھر کے مالک' یا اس کے بالغ لڑکوں کے درمیان حرام قسم کا اختلاط۔
* غیر مسلم نوکرانی کا مسلمانوں کے بچوں اور بچیوں کی پرورش کرنا' اور ان بچوں کا برسہا برس تک اس کی پرورش میں رہنا' ایک ایسا وقت ہے جس سے بچے اس سے ایسی ایسی باتیں سیکھ لیتے ہیں جو ان کے صحیح عقیدے اور اسلامی اخلاق کے مخالف ہوتی ہیں۔

شیخ ابن باز حفظہ اللہ کا فتویٰ :

سوال : نوکروں اور ڈرائیوروں کے سامنے ہونے کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ اجنبیوں میں شمار ہوتے ہیں؟ واضح رہے کہ میری والدہ مجھے سر پر اسکارف رکھ کر نوکروں کے سامنے نکلنے کا حکم

دیتی ہے۔ کیا ہماری شریعت، جس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے اوامر کی نافرمانی سے منع کیا ہے، اس بات کی اجازت دیتی ہے؟

جواب: ڈرائیور اور نوکر، دونوں کے متعلق وہی حکم ہے جو باقی عام مَردوں کے بارے میں ہے۔ اگر یہ دونوں محرم نہ ہوں تو ان سے پردہ کرنا واجب ہے۔ ان میں سے کسی کے سامنے کسی طرح کی بے پردگی، یا کسی کے ساتھ کسی طرح کی خلوت جائز نہیں ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ»(أحمد۱/ ۲٦، التمهيد۱/ ۲۲۷)

”کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ ہو، اس لئے کہ (ایسے میں) ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“

نیز اس لئے بھی کہ غیر محرموں سے پردے کے وجوب اور بے پردگی کی حرمت کے دلائل عام ہیں۔ علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کی معصیت میں والدہ یا کسی اور کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

سوال: میں نے گھر میں اپنی بیوی کی مدد کے لئے ایک نوکرانی منگانا چاہی، لیکن مجھے بتایا گیا کہ جس ملک سے میں نوکرانی لانا چاہتا ہوں وہاں مسلم نوکرانی نہیں مل سکتی۔ کیا ایسی صورت میں میرے لئے غیر مسلم نوکرانی لانا جائز ہے؟

جواب: غیر مسلم نوکرانی، نوکر، ڈرائیور یا مزدور کو جزیرۂ عرب میں لانا جائز نہیں ہے کیوں کہ نبی ﷺ نے جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کو نکالنے کا حکم دیا ہے۔ نیز آپ نے یہ حکم بھی دیا ہے کہ یہاں صرف مسلم ہی باقی رہیں۔ آپ نے اپنی وفات کے وقت اس جزیرے سے تمام مشرکین کو (بھی) نکالنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ پھر کافر خواہ مرد ہوں یا عورتیں انہیں اس جزیرے میں لانا اس لئے بھی ناجائز ہے کہ وہ مسلمانوں کے عقائد، ان کے اخلاق اور ان کی اولاد کی تربیت کے لئے خطرہ ہیں، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت، نیز شرک و فساد کی جڑوں کو ختم کرنے کا بھی یہی تقاضا ہے کہ انہیں یہاں لانا ممنوع قرار دیا جائے۔

سبق: ١٧

گھروں کی برائیاں: نمبر ٣

خواتین سے متعلق جرائد و مجلّات کے فتنے۔

یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک مسلم خاتون دکان میں جا کر' خواتین شیلف کے سامنے کھڑی ہو کر' لیڈیز جرائد و مجلّات کو دیکھے' اور انہیں الٹ پلٹ کر طویل سوچ بچار کے بعد ان میں سے ایک یا متعدد رسائل کا انتخاب کرے' اور بھاری قیمت کے ساتھ ان کو خرید کرے' اور انہیں اپنے گھر لے جا کر اداکاروں' گلوکاروں' مسخروں اور فیشن پرستوں جیسے مفسدین کی خبروں اور ان کے حالات پڑھ کر اپنا طویل وقت برباد کرے۔ لا حول ولا قوہ الا باللہ!

والدین کہاں ہیں؟ اس بچی کے ذمہ دار کہاں ہیں؟ اس طرح کے سینکڑوں پرچے پڑھنے کے بعد اس بچی کی کیا حالت ہوگی؟ مستقبل میں ماں بننے اور اس امت کے افراد کی تربیت کرنے والی اس خاتون کی شخصیت کیا ہوگی؟

یہ ایک بہت بڑا خطرہ اور امت کی قوت کو کمزور کر دینے والی معصیت ہے۔ یہ ایک ایسا شگاف ہے جہاں سے چور عقیدے کے ایک قلعہ' بلکہ خود قلعہ کے نگہبان کے اندر گھس جاتے ہیں۔

علامہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین اپنے منبر پر چڑھ کر زوردار آواز سے چیخ چیخ کر امت کے غیرت مندوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

"اے مومنو! میں تمہیں تمہارے ایمانی وصف کے ذریعے پکار رہا ہوں۔ اے شریفو! میں تمہیں تمہاری شرافت کے ذریعے آواز دے رہا ہوں۔ اے غیرت مندو! میں تمہیں تمہاری

غیرت کے ذریعہ پکار رہا ہوں۔ اے والدو! میں تمہیں تمہارے والد ہونے کے وصف کے ذریعہ پکار رہا ہوں۔ اے سرپرستو! میں تمہیں تمہاری ذمہ داری کے ذریعے پکار رہا ہوں۔ میں تم سب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ اپنے دین اور اخلاق کی حفاظت کریں' میں تم سب سے درخواست کرتا ہوں کہ تم ظاہری اور باطنی ہر طرح کے فتنوں سے دور رہو۔ میں تم لوگوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ کہیں فتنہ پرور تصاویر' گمراہ کن باتوں' منحرف لباسوں اور ڈیزائنوں سے بھرے رسائل و جرائد تمہارے گھروں میں پہنچ کر تمہیں اور تمہارے اخلاق و تہذیب کو برباد نہ کر دیں۔ یہ جرائد و مجلّات اور ان میں پیش کئے جانے والے افکار و مضامین اور کہانیاں شوق و اطمینان سے پڑھنے والے شخص پر یقیناً اثر انداز ہوتے ہیں۔"

"اے مومنو! گھروں میں ان جرائد و مجلّات کا وجود' ان میں فرشتوں کے داخل ہونے کے لئے مانع ہے' کیونکہ جس گھر میں تصویر ہو اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ اور آپ غور کریں کہ جس گھر میں فرشتے داخل نہ ہوں اس کا کیا حشر ہو گا؟"

"اس لئے ایسے پرچوں کی خرید و فروخت' ان کی کمائی' ان کا ہدیہ دینا' اور بطور ہدیہ قبول کرنا' سب حرام ہے' بلکہ ہر وہ چیز حرام ہے جو انہیں مسلمانوں کے درمیان پہنچانے اور عام کرنے میں مدد و معاون ہو کیونکہ یہ گناہ اور سرکشی پر تعاون ہے' اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ﴾ (المائدة٥/ ٢)

"نیکی اور تقویٰ پر تعاون کرو' اور گناہ اور سرکشی پر تعاون نہ کرو۔"

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو' اور ان پرچوں کو اپنے پاس رکھنے سے بچو' انہیں جلا دو' کیونکہ جو کچھ تم نے سنا' اس سے تم پر حجت قائم ہو گئی ہے' اس لئے انہیں جلا دیجئے' یا کسی اور طرح سے انہیں ضائع کر دیجئے' اور بیویوں' بچوں اور بچیوں میں سے کسی کے پاس باقی نہ رہنے دیجئے۔ انہیں خریدنے یا ان کے لئے کسی طرح کا تعاون دینے میں اپنا مال خرچ نہ کریں' کیونکہ اس میں بہت سی خرابیاں بھی ہیں' اور جس مال کو اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی مصلحتوں کو پورا کرنے کا ذریعہ بنایا ہے اس کی بربادی بھی ہے' کیونکہ مال کی بربادی یہی ہے کہ اسے ایسی چیزوں میں خرچ کیا جائے جن میں کوئی فائدہ نہ ہو' یا ایسی چیزوں میں خرچ کیا جائے جن میں نقصان ہو اور نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے مال کو ضائع کرنے سے منع کیا ہے۔

ان رسائل و جرائد کی ایک بڑی خرابی یہ بھی ہے کہ ان کو پڑھنے میں اس وقت کا ضیاع اور بربادی ہے جو اہل دانش کے نزدیک مال سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔ کیونکہ زندگی وقت ہی کا نام ہے جسے ضائع کرنے کا مطلب زندگی کا ضیاع اور بربادی ہے' اور ہر انسان سے جس طرح مال کے متعلق سوال کیا جائے گا اسی طرح وقت کے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ اگر انسان اپنی زندگی کو کتاب و سنت' تفسیر اور نبی ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سیرت جیسی مفید اور نفع بخش چیزوں کے پڑھنے میں گزارے تو اسے بہت ساری بھلائیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔

ان رسائل و جرائد میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ ان کے پڑھنے سے دل جنونی محبت اور ایسے خیالات میں ڈوبا رہتا ہے جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی' بلکہ وہ کسی چٹیل میدان میں چمکتی ہوئی ریت کی مانند ہوتے ہیں جسے پیاسا آدمی پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو وہاں کچھ نہیں پاتا' البتہ وہاں اللہ تعالیٰ کو پاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے پورا پورا حساب لیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ اس جنون اور ان خیالات سے بے چینی' ذہنی پراگندگی اور دینی و دنیاوی مصالح کو بھول جانے کے سوا کچھ نہیں حاصل ہوتا۔

ان رسائل و جرائد کی ایک اور خرابی یہ بھی ہے کہ یہ اخلاقی قدروں اور قومی عادات پر اثر انداز ہوتے ہیں' جب لوگ ان کے اندر تصویروں' لباسوں اور ڈیزائنوں کو دیکھتے اور اپناتے ہیں تو ان کا معاشرہ فاسد معاشروں کی صورت اختیار کر جاتا ہے' اس لئے اے مومنو! ان رسائل و جرائد کا بائیکاٹ کرو اور ان کے ناشرین سے تعاون نہ کرو' کیونکہ تمہارے خریدنے سے ان کو نہ صرف تقویت اور مالی مدد حاصل ہوتی ہے بلکہ انہیں اپنے پرچوں کی اشاعت بڑھانے اور مزید خطرناک رسائل و جرائد شائع کرنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ لہٰذا ان کی نشرواشاعت میں شریک ہونے والے تمام افراد' ناشر' ہاکر' خریدار اور قاری سب گناہ اور سرکشی کے مدد و معاون گردانے جائیں گے۔ تو اے مومنو! اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد کرو:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَأَهۡلِيكُمۡ نَارٗا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلۡحِجَارَةُ عَلَيۡهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٞ شِدَادٞ لَّا يَعۡصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمۡ وَيَفۡعَلُونَ مَا يُؤۡمَرُونَ ﴿٦﴾ ﴾

(التحریم ٦٦/ ٦)

"اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن

انسان اور پتھر ہیں' جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے مقرر ہیں' جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے' بلکہ انہیں جو حکم دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔"

اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا ہے؟ اے اللہ! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تو اس پر گواہ رہنا' اور جو لوگ یہ سن رہے ہیں میں ان کو بھی اس پر گواہ بناتا ہوں۔ اے لوگو! میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ ان پرچوں کا بائیکاٹ تم پر واجب ہے' اور ان میں سے جو تمہارے پاس موجود ہوں انہیں جلا دو تاکہ تم ان کے گناہ سے بچ جاؤ۔"

سبق : ۱۸

کیا آپ صدقہ ادا کرتی ہیں؟

نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

«يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الاسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ، إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ»(صحيح مسلم صحيح الجامع رقم: ۷۸۵۷)

"اے خواتین کی جماعت! تم صدقہ کرو' اور کثرت سے استغفار کرو' کیونکہ میں نے جہنم میں سب سے زیادہ تم کو دیکھا ہے' تم بہت زیادہ لعن طعن' اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔"

ایک اور حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»(أحمد، ترمذي، نسائي، ابن حبان وحاكم صحيح الجامع رقم: ۷۸۵۸)

"اے خواتین کی جماعت! تم صدقہ کرو' چاہے اپنے زیورات ہی سے کرو' اس لئے کہ قیامت کے دن جہنم میں تمہاری تعداد زیادہ ہو گی۔"

صدقہ ایک ایسی مالی عبادت ہے جو مال کو میل کچیل سے صاف اور دل کو گناہوں سے پاک کرتی ہے' نیز یہ تزکیہ نفس کے بڑے تربیتی ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ﴿١٠﴾ ﴾ (الشمس ۹۱/ ۹-۱۰)

”جس نے نفس کو پاک کر لیا وہ کامیاب ہو گیا‘ اور جس نے اسے آلودہ کیا وہ ناکام ہو گیا۔“

صدقہ اپنے اندر اسلامی معاشرے کی ایک بڑی ہی مثبت تاثیر رکھتا ہے‘ وہ یہ کہ اس کے ذریعہ ایک مالدار اور ایک غریب کے درمیان رابطہ اور تعلق رہتا ہے۔ اس سے معاشرہ اخلاقی بگاڑ سے محفوظ رہتا ہے۔ غریبوں کو خوشی حاصل ہوتی ہے۔ امت کے افراد میں یگانگت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

میری دینی بہنو! یاد رکھنا:

ہزاروں مسلمان اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنے بھائیوں کے تعاون کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔

ہماری امت میں کتنے ہی ایسے فقراء اور مساکین ہیں جنہیں اپنی بھوک مٹانے کے لئے ایک لقمہ اور اپنی پیاس بجھانے کے لئے ایک گھونٹ پانی میسر نہیں ہے۔

ہماری امت میں کتنے ہی ایسے بے یار و مددگار لوگ ہیں جنکے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں ہے‘ موسم گرما کی حرارت ہو یا موسم سرما کی ٹھنڈک‘ دونوں موسموں میں زمین انکا بستر اور آسمان انکا لحاف ہوتا ہے۔ یعنی دونوں موسموں میں کھلے آسمان کے نیچے بے یار و مددگار پڑے رہتے ہیں۔

ہماری امت میں کتنے ایسے مجاہدین ہیں جو دشمنان اسلام سے برسرپیکار ہیں‘ اور انہیں ہتھیار‘ کپڑوں‘ دواؤں اور غذا کی ضرورت ہے۔ کیا ہماری خواتین ان سب کو یاد کرتی ہیں؟۔

وہ سب آپ کے محتاج ہیں‘ اور آپ ان کی محتاج ہیں۔ وہ آپ کے تعاون کے محتاج ہیں‘ اور آپ جہنم سے نجات کی محتاج ہیں۔ پس بھاگو نجات کی طرف۔

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

«يَا عَائِشَةُ اسْتَتِرِي مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَسَدَّهَا مِنَ الشَّبْعَانِ»(أحمد بإسناد حسن صحيح-الترغيب والترهيب١/ ٣٦٢)

”اے عائشہ! آگ سے بچو‘ چاہے کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے ممکن ہو۔ کیونکہ یہ بھوکے کی بھوک کا اسی طرح سدباب کرتا ہے جس طرح اس نے سیر آدمی کی بھوک کو مٹایا تھا۔“

سبق : ۱۹

نفقہ کے اصول وضوابط

نفقہ کیا ہے؟

صاحب مغنی فرماتے ہیں:

«وَجُمْلَةُ الْأَمْرِ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا سَلَّمَتْ نَفْسَهَا إِلَى الزَّوْجِ عَلَى الْوَجْهِ الْوَاجِبِ عَلَيْهَا، فَلَهَا عَلَيْهِ جَمِيعُ حَاجَتِهَا مِنْ مَّأْكُولٍ وَّمَشْرُوبٍ وَّمَلْبُوسٍ وَّمَسْكَنٍ»(المغني مع الشرح الكبير ج:۹ ص:۲۳۱)

”خلاصہ کلام یہ ہے کہ عورت اگر اپنے آپ کو اس طریقے سے شوہر کے سپرد کردے جو اس پر واجب ہے' تو اس کے کھانے' پینے' پہننے اور رہائش جیسی تمام ضروریات کو پورا کرنا شوہر پر واجب ہو جاتا ہے۔“

نفقہ کا حکم:

بیوی کے تمام اخراجات کتاب و سنت اور اجماع امت سے شوہر پر واجب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِۦ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُۥ فَلْيُنفِقْ مِمَّآ ءَاتَىٰهُ ٱللَّهُ لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَآ ءَاتَىٰهَا سَيَجْعَلُ ٱللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ﴿٧﴾ ﴾ (الطلاق ۶۵/ ۷)

”خوشحال آدمی کو اپنی خوشحالی کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے اور جس کو رزق کم دیا گیا ہو وہ اسی میں سے خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو صرف اسی کا مکلف بناتا ہے جتنا اسے دیتا ہے' عنقریب اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسانی بنا دے گا۔“

ایک اور آیت میں ہے:

﴿ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ (البقرة۲/ ۲۳۳)

”بچے کے باپ پر بھلائی کے ساتھ (دستور کے مطابق) ماؤں کا کھانا اور کپڑا ہے۔“

حضرت معاویہ بن حیدة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا:

«أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلاَ تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلاَ تُقَبِّحْ وَلاَ تَهْجُرْ إِلاَّ فِي الْبَيْتِ»(صحيح أبوداود ج: ٢: ص: ٤٠٢)

”جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ' اور جب تم پہنو تو اسے بھی پہناؤ۔ اس کے چہرے پر مت مارو' اسے برا بھلا نہ کہو' نیز اسے گھر کے سوا کسی اور جگہ نہ چھوڑو۔“

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا:

«كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ»(أحمد عن ابن عمر صحيح الجامع رقم: ٤٣٥٧)

”آدمی کے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ جس کے اخراجات کا وہ ذمہ دار ہے' اسے ضائع کردے۔“

اسی طرح اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر شوہر بالغ ہوں تو ان کی بیویوں کا خرچ ان پر واجب ہے' مگر ان میں سے جو نافرمان ہو (اس کا خرچہ شوہر پر فرض نہیں)

آج نفقہ کے بارے میں میاں بیوی کے درمیان اکثر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں' اور اس کی وجہ سے ایسے خاندانی اختلافات پیدا ہو جاتے ہیں جو صاف ستھری ازدواجی زندگی کو مکدر کردیتے ہیں۔

نفقہ سے متعلق بعض باتوں کا جاننا عورت کے لئے ضروری ہے:

1 اچھی طرح سے معلوم کرلینا کہ نفقہ کے حصول کا ذریعہ حلال اور پاک ہو۔ عورت کو اگر اپنے شوہر کی کمائی کے متعلق شبہ ہو تو وہ اس کی اصلاح اور اسے نصیحت کرنے میں بڑا کردار ادا کرسکتی ہے۔ چنانچہ سلف صالحین جب کام کے لئے نکلتے تو ان کی بیویاں حسب ذیل الفاظ سے

انہیں نصیحت کرتی تھیں:

"اللہ سے ڈرنا اور اپنے آپ کو حرام کمائی سے بچانا' اس لئے کہ ہم بھوک اور تکلیف برداشت کر سکتی ہیں لیکن آگ برداشت نہیں کر سکتیں۔"

2 اخراجات میں اعتدال برتنا اور افراط و تفریط سے اجتناب کرنا:

شوہر کو ان لوگوں میں سے نہیں ہونا چاہیئے جو اپنے اہل و عیال پر مال کی بہتات کر دیتے ہیں' جو انہیں فضول خرچ اور متکبر بنا دیتا ہے' اور لہو و لعب اور خواہشات میں منہمک کر دیتا ہے' اور نہ شوہر کو اپنے اہل و عیال کے اخراجات میں اتنی تنگی کرنی چاہیئے کہ ان کی ضروریات زندگی بھی پوری نہ ہو سکیں' ان کے کپڑے پھٹے ہوں' خوراک کی قلت کی وجہ سے ان کے بدن سوکھ جائیں' اور وہ پیٹ بھرنے کے لئے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں' جبکہ وہ ان کی کفالت پر قادر ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِينَ إِذَآ أَنفَقُوا۟ لَمْ يُسْرِفُوا۟ وَلَمْ يَقْتُرُوا۟ وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ ﴾

(الفرقان ۲۵/ ٦٧)

"اور جو لوگ خرچ کرنے میں اسراف کرتے ہیں نہ تنگی' بلکہ دونوں کے درمیان معتدل ہوتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

«إِنَّ اللهَ تَعَالٰى سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ أَ حَفِظَ ذٰلِكَ أَمْ ضَيَّعَهُ حَتَّى يُسْئَلَ الرَّجُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ»(نسائي ابن حبان عن أنس صحيح الجامع رقم: ۱۷۷۰)

"اللہ تعالیٰ ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال کرے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کی حفاظت کی یا اسے ضائع کر دیا؟ یہاں تک کہ آدمی سے اس کے اہل بیت کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا۔"

سوال: بیوی کے جو اخراجات شوہر پر واجب ہوں اگر اسے نہ ملیں تو کیا کرے؟

جواب: بیوی اپنی اور اپنی اولاد کی ضرورت کے مطابق' بتائے بغیر' اپنے شوہر کے مال

سے لے سکتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ابو سفیان بخیل آدمی ہے۔ وہ مجھے اتنا خرچ نہیں دیتا جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ»(متفق عليه)

"تم دستور کے مطابق اتنا لے لو جو تمہارے اور تمہارے بچے کے لئے کافی ہو۔"

صاحب مغنی فرماتے ہیں:

"یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شوہر پر اپنی بیوی اور بچوں کو اس قدر خرچہ دینا فرض ہے جو دستور کے مطابق اور ان کی ضرورت کے لئے کافی ہو۔ البتہ اگر شوہر اپنی بیوی کو خرچ دینے سے منہ پھیر لے تو اسے اس بات کا حق ہے کہ وہ اسے بتائے بغیر اپنی ضرورت کے مطابق اس کے مال سے خود ہی لے لے۔"

سبق : ۲۰

حجاب کا صحیح اور غلط مفہوم

بعض مسلم خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ پردہ کپڑے کے اس ٹکڑے کا نام ہے جسے وہ اپنے سر یا چہرے پر ایسے انداز میں ڈال لیتی ہیں جسے وہ مناسب سمجھتی ہیں۔ یہ پردے کا غلط مفہوم ہے۔

مسلم خاتون کا حجاب:

پردہ ایسے چند احکامات الہیہ کا نام ہے جو عورت کی کرامت' عفت' حیا' نسوانیت اور اس کے دین کی حفاظت کریں' اور عورت کا اپنے چہرے اور بالوں کو ڈھانپنا انہی احکامات الہیہ میں سے ایک حکم ہے۔ نیز عورت کا اپنے گھر میں رہنا پردے کے اہم احکامات میں سے ایک حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَـٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ﴾ (الأحزاب۳۳/ ۳۳)

"اپنے گھروں میں رہو' اور سابق دور جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار اور نمائش نہ کرو' اور نماز قائم کرو' اور زکوٰۃ ادا کرو' اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صرف یہ فرما کر تبرج (بناؤ سنگار) کا دروازہ بند نہیں کیا کہ "اپنے چہروں کو ڈھانپ لو" بلکہ یہ بتلایا کہ گھر میں ٹھہرنا' اور غیر محرم مَردوں سے چھپنا اور پردہ کرنا ہی وہ چیز ہے جو عورت کو تبرج (بناؤ سنگار) سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَـٰعًا فَسْـَٔلُوهُنَّ مِن وَرَآءِ حِجَابٍ﴾ (الأحزاب۳۳/ ۵۳)

"جب تم ان سے کچھ مانگو تو پردے کی آڑ سے مانگو۔"

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں کیا حکمت ہے؟ وہ حکمت یہ ہے:

﴿ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ﴾ (الأحزاب ۳۳/ ۵۳)

"یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ چیز ہے۔"

سبحان اللہ! پردے کے اس حکم میں عورت کی مکمل حمایت' اور کسی ذلت و رسوائی میں پڑنے سے اس کا پورا پورا بچاؤ اور حفاظت ہے' نیز اس میں فتنے کے تمام ممکنہ دروازوں کو بند کر دیا گیا ہے۔

ہماری مسلمان بچیاں ان واضح اور جلیل القدر مفاہیم و احکام سے کس قدر لا تعلق ہیں!۔

آج ہماری خواتین کے پاس بہت ہی عجیب و غریب طرز و رنگ کے حسین پردے پائے جاتے ہیں۔ تمام خواتین اپنے مزاج اور اپنی خواہش کے مطابق پردہ ایجاد کئے ہوئے ہیں اور کپڑے کے اس ٹکڑے کے ساتھ کمیت' کیفیت اور قد و قامت کے اعتبار سے گویا کھیل رہی ہیں۔

چنانچہ بعض پردے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اندر سے چہرہ اپنی رنگت' میک اپ اور بناؤ سنگھار کے ساتھ ایسے دکھائی دیتا ہے جس طرح صبح نمودار ہوتی ہے۔

اور بعض پردوں میں آنکھ کے لئے اتنے بڑے بڑے سوراخ ہوتے ہیں کہ ان سے آنکھ کے آس پاس کا حصہ بھی نظر آتا ہے۔ ایسے پردے کا ہونا' نہ ہونے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

جبکہ بعض خواتین چہرے پر تو پردہ ڈال لیتی ہیں' تاہم نیچے سے ان کی پنڈلیاں کھلی رہتی ہیں۔ پردے کی اور بھی غلط شکلیں پائی جاتی ہیں۔

تو اے اللہ کی بندی! اللہ رب العزت سے ڈر' اور پردے کی قدر و قیمت اور اس کے احکام کو سمجھ' اور ماؤں کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنی بچیوں کی نگرانی کریں' اور ان سے شرعی پردہ کروائیں' اور جیسا کہ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ سب سے بہتر پردہ یہ ہے کہ انہیں گھروں میں رکھا جائے' اور وہ بغیر کسی شرعی ضرورت کے باہر نہ نکلیں' اور جب نکلیں تو انسانی بھیڑیوں کی آنکھوں سے مکمل پردہ کر کے نکلیں۔

اے عورتوں کی جماعت! نبی ﷺ کی ازواج مطہرات تمہارے لئے نمونہ ہونی چاہئیں کہ تمامتر عفت و طہارت اور پاکدامنی کے باوجود انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم دیا ہے۔

فرمان باری ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَـٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝٥٩ ﴾

(الأحزاب ۳۳/ ۵۹)

"اے نبی (ﷺ)! اپنی بیویوں' بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں ڈال لیا کریں۔ یہ امر ان کے لئے موجب شناخت (و امتیاز) ہو گا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا' رحم کرنے والا ہے۔"

(مروجہ) نقاب سے متعلق علامہ شیخ محمد بن صالح العثیمین کا فتویٰ:

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں نقاب معروف تھا' اور عورتیں اسے استعمال کرتی تھیں' جیسا کہ آپ کے اس فرمان سے ظاہر ہوتا ہے' جو آپ نے احرام والی عورت کی بابت فرمایا تھا: ((لَا تَنْتَقِبْ)) "عورت نقاب نہ پہنے۔" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دور میں بھی خواتین نقاب کا استعمال کرتی تھیں' لیکن اس دور میں ہم اس کے جواز کا فتویٰ نہیں دے سکتے' بلکہ اسے ناجائز سمجھتے ہیں' کیونکہ وہ ناجائز چیز (بے حجابی اور تبرج) کے لئے توسیع اور پھیلاؤ کا ذریعہ بن گیا ہے' اور یہ چیز امر مشاہد ہے' جیسا کہ سائل کے قول سے ظاہر ہوتا ہے۔

اس لئے اس دور میں ہم کسی بھی عورت کو' چاہے قریبی ہو یا بعید کی ہو' نقاب یا برقع کے جواز کا فتویٰ نہیں دے سکتے' بلکہ ہم اسے سخت ممنوع سمجھتے ہیں' اس لئے ہر خاتون کو چاہیئے کہ وہ اس معاملے میں اپنے رب سے ڈرے' اور نقاب استعمال نہ کرے' کیونکہ یہ برائی کا ایسا دروازہ کھولتا ہے جسے بعد میں بند کرنا ناممکن ہے۔ [1]

---

[1] شیخ صاحب نے عدم جواز کا یہ فتویٰ ایسے برقع اور نقاب کی بابت دیا ہے جو فیشن ایبل ہو اور حجاب کے نام پر بے حجابی کو فروغ دیتا ہو۔ اس سبق کی سطور بالا سے بھی اسی نقطۂ نظر کی ترجمانی ہوتی ہے۔ واللہ اعلم (ع'ر)

سبق : ۲۱

شرعی پردے کے لئے چند شرائط

شرعی پردے کے متعلق چند ضروری شرطیں حسب ذیل ہیں:

① پردہ پورے بدن کو ڈھانپنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ﴾ (الأحزاب ۳۳/ ۵۹)

"وہ اپنے اوپر اپنی چادریں ڈال لیں۔"

(عربی میں) "جلباب" ایسے لمبے کپڑے کو کہتے ہیں جو پورے بدن کو ڈھانپ دے' اور "ادناء" سے مراد لٹکانا ہے' اس لئے وہی پردہ شرعی ہو گا جو پورے جسم کو ڈھانپ دے۔

② پردے کے لئے ضروری ہے کہ وہ موٹا ہو' باریک اور شفاف نہ ہو' اس لئے کہ پردے کا مقصد بدن کو چھپانا ہے' اور اگر وہ مکمل ساتر نہ ہو تو اس کو حجاب (پردہ) نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ اجنبی نگاہ کے لئے رکاوٹ نہیں ہے۔

③ وہ بذات خود زینت یا شوخ اور جاذب نظر نہ ہو' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾ (النور ۲٤/ ۳۱)

"وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں ماسوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے۔"

یہاں ((مَا ظَهَرَ مِنْهَا)) سے مراد وہ ظہور ہے جو بلا قصد و ارادہ کے ظاہر ہو۔ اور اگر کوئی پردہ بذات خود زینت ہو تو اس کا اوڑھنا درست نہ اس کا نام پردہ رکھا جا سکتا ہے' اس لئے کہ پردہ تو وہ ہوتا ہے جو غیر محرموں کے لئے زینت کو ظاہر نہ ہونے دے۔

④ وہ کشادہ ہو' تنگ نہ ہو کہ تنگی کی وجہ سے بدن کا کوئی حصہ بالخصوص شرمگاہ یا فتنے کی جگہیں ظاہر ہو رہی ہوں۔

⑤ کپڑا معطر اور مردوں کو بھڑکانے والا نہ ہو۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

«إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا»(ترمذي)

"اگر کوئی عورت خوشبو لگا کر کسی مجلس سے گزرے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے:

«إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِّيَجِدُوا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ»(أبوداود، النسائي)

"اگر کوئی عورت خوشبو لگا کر کسی قوم کے پاس سے گزرے، تاکہ وہ اس کی خوشبو محسوس کریں، تو وہ عورت زانیہ ہے۔"

⑥ کپڑے میں مَردوں سے مشابہت نہ ہو۔ کیونکہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

«لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجَالِ»(بخاري)

"نبی ﷺ نے عورت کا لباس پہننے والے مرد، اور مرد کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے:

«لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ» (صحيح بخاري ح: ٥٨٨٦)

"اللہ تعالیٰ، عورتوں کی مشابہت کرنے والے مَردوں اور مَردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت کرے۔"

یعنی وہ عورتیں جو اپنے لباس اور شکل و صورت میں مَردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، جیسا کہ اس دور کی بعض عورتیں کرتی ہیں۔ اور مخنث سے مراد ایسے مرد ہیں جو اپنے لباس، اپنی بات چیت اور دیگر چیزوں میں عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ ہم اللہ رب العزت سے عافیت اور سلامتی کی درخواست کرتے ہیں۔ [1]

---

[1] اسی طرح ایک مسلمان کے لباس میں کفار کے مخصوص لباس سے مشابہت بھی نہیں ہونی چاہیے۔ واللہ اعلم (ع، ر)

سبق : ۲۲

عورت کا اصل حسن

عورت کا اصل حسن کس چیز میں ہے؟ کس زیور سے آراستہ ہو کر وہ دوسروں کی نگاہ میں عزت و وقار حاصل کر سکتی ہے؟ کیا لباس کی شوخی' زیورات کی چمک اور چہرے کے میک اپ سے یہ مقام مل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں--- کبھی نہیں وہ ان چیزوں سے قطعاً یہ مقام حاصل نہیں کر سکتی۔

اس کے برعکس شریعت اسلامیہ جو عقل سلیم اور فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہے اس کی نظر میں عورت کی سب سے خوبصورت چیز اس کا حیاء ہے۔

ہاں ہاں! وہی حیاء جو مومن دل سے نمودار ہوتا ہے' جس میں ایمان شامل ہو' جس پر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن کی چمک اور پالش ہو۔

علماء نے حیاء کی تعریف یوں کی ہے:

حیاء ایک ایسا عمدہ اسلامی اخلاق ہے جو قبیح چیزوں کے چھوڑ دینے پر ابھارتا ہے' اور صاحب حق تک اس کا حق پہنچانے میں تقصیر و کوتاہی سے روکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

«إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَّخُلُقُ الإِسْلاَمِ الْحَيَاءُ»(موطأ لمالك، حسن الخلق)

”ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے' اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔“

ایک اور حدیث میں ہے:

«كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَآءِ فِي خِدْرِهَا»(مسلم)

”رسول اللہ ﷺ اوڑھنی میں ملبوس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ' باحیاء تھے۔“

حیاء ایک ایسا اخلاق ہے جو ہر انسان کو خوبصورت بناتا ہے' لیکن یہ عورت پر اور بھی زیادہ

صادق اور تاکید والا ہے۔ حیاء کے بغیر عورت میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں۔

قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے میں عورت کے حیاء کی تعریف کی ہے۔ فرمایا:

﴿ فَجَآءَتۡهُ إِحۡدَىٰهُمَا تَمۡشِي عَلَى ٱسۡتِحۡيَآءٖ ﴾ (القصص ۲۸/ ۲۵)

"ان میں سے ایک، جو شرماتی چلی آتی تھی، موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی۔"

قرآن کا یہ بیان ایسی چیز کے متعلق ہے جس سے ہر مسلم، فرمانبردار اور صالح خاتون کو آراستہ ہونا چاہیئے، اور حیاء کو مسلم خاتون کے تمام تصرفات میں ظاہر ہونا چاہیئے:

اس کے کپڑے اور حجاب میں، اس کی چال میں، اس کی گفتگو میں، حتیٰ کہ اس کے تمام معاملات میں، چنانچہ اس کی گفتگو میں نرمی اور مٹھاس، اور اس کی چال میں کسی طرح کا تصنع اور میلان نہیں ہونا چاہیئے، اور اس کے لباس میں کسی طرح کی شوخی نہیں ہونی چاہیئے، اور نہ اسے ٹیلی فون پر کسی سے زیادہ بات ہی کرنی چاہیئے۔

اور جب مسلم خواتین کا حیاء اٹھ گیا تو اس وقت ان کی حالت ایسی ہو گی کہ اس پر ماسوائے رونے اور اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرنے کے اور کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ نیز ان کی صفوں میں انحراف شروع ہو چکا ہے، اس لئے اب اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

اے اللہ کی بندیو! تم اپنی حیاء کو برقرار رکھو، یہ بڑا قیمتی خزانہ ہے۔

ایک شاعر کہتا ہے:

إِذَا قَلَّ مَاءُ الْوَجْهِ قَلَّ حَيَاؤُهُ　　وَلَا خَيْرَ فِيْ وَجْهٍ إِذَا قَلَّ حَيَاؤُهُ

جب چہرے کا پانی کم ہو جاتا ہے تو اس کی حیاء بھی کم ہو جاتی ہے۔

اور جس چہرے کی حیاء کم ہو جائے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔

سبق : ۲۳

رمضان المبارک اور قرآن مجید

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ مُبَٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓاْ ءَايَٰتِهِۦ وَلِيَتَذَكَّرَ أُوْلُواْ ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿٢٩﴾ ﴾
(ص ۳۸/ ۲۹)

”یہ کتاب جو ہم نے تم پر اتاری ہے بابرکت ہے' تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں' اور تاکہ عقل والے (اس سے) نصیحت حاصل کریں۔“

ہماری مسلم خواتین سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ دوسرے اعمال کے بالمقابل قرآن کریم کی تلاوت' حفظ' اس میں غور و فکر اور اس پر عمل کرنے میں کتنا زیادہ اجر ہے' اس کے ثبوت کے لئے نبی کریم ﷺ کا صرف یہی ارشاد کافی ہے:

«خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ» (صحیحین عن عثمان بن عفان)

”تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو خود قرآن کو سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔“

قرآن سے تعلق اور لگاؤ پیدا کرنے کے لئے ماہ رمضان' اہل قرآن کے لئے ایک قیمتی اور سنہری موقع ہے۔ کیونکہ رمضان قرآن کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ ﴾ (البقرۃ ۲/ ۱۸۵)

”ماہ رمضان وہ (مبارک) مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے۔“

یہ کتنی بہترین اور خوش قسمتی کی بات ہے کہ ہماری خواتین ماہ رمضان کو امت کے دستور و منہج' (یعنی) اللہ رب العالمین کی کتاب کے ساتھ گزاریں' جو اللہ کی مضبوط رسی' کھلی روشنی'

شفائے کامل اور اپنے تھامنے اور پیروی کرنے والے کے لئے بچاؤ اور نجات ہے۔ اس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں جس کی اصلاح کی جائے۔ اس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہوتے' اور بار بار دہرانے سے یہ پرانا نہیں ہوتا۔

سلف صالحین ماہ رمضان میں نماز وغیرہ میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے تھے' چنانچہ رمضان کی آمد پر امام زہری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے "رمضان دراصل قرآن کی تلاوت کرنے اور کھانا کھلانے کا نام ہے۔" اور امام مالک رحمہ اللہ رمضان میں حدیث کی قراءت اور علمی مجلسوں کو چھوڑ کر صرف قرآن پڑھنے میں منہمک ہو جاتے تھے۔

ہماری بعض خواتین ریڈیو' تلاوت کی کیسٹوں اور مسجد میں نماز تراویح کے اندر تلاوت قرآن سن لینے پر اکتفاء کر لیتی ہیں اور خود قرآن نہیں پڑھتیں' یہ بہت بڑی جہالت ہے' کیونکہ قرآن مجید کو مصحف سے پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے' نبی ﷺ کا ارشاد ہے :

«مَنْ قَرَأَ كِتَابَ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَّالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لاَ أَقُولُ(أَلَـمَّ) حَرْفٌ وَّلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَّلاَمٌ حَرْفٌ وَّمِيمٌ حَرْفٌ»(البخاري في التاريخ وحاكم ابن مسعود، صحيح الجامع رقم: ٦٣٤٥)

"جس نے اللہ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا' اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی' اور وہ نیکی دس گنا کے برابر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ((الم)) ایک حرف ہے' بلکہ الف ایک حرف ہے' لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔"

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"قرآن کو مصحف سے پڑھنا' زبانی پڑھنے سے افضل ہے' اس لئے کہ مصحف کے اندر دیکھنا بھی ایک مطلوبہ عبادت ہے' نیز دیکھ کر پڑھنا' پڑھنے اور دیکھنے' دونوں کو شامل ہے۔"

تلاوت قرآن کے آداب :

1. نیت کو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے خالص کرنا۔
2. حضور قلب' خشوع اور اس کے معانی میں غور و فکر کے ساتھ تلاوت کرنا۔
3. حدث اکبر اور حدث اصغر دونوں سے پاک ہونا۔ (باوضوء ہو کر تلاوت کرنا)

4 گندی جگہوں مثلاً بیت الخلاء وغیرہ میں تلاوت نہ کرنا۔

5 تلاوت کے آغاز میں ((اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم)) پڑھنا۔

6 اچھی آواز اور ترنم سے پڑھنا۔

7 ترتیل سے یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔

8 آیت سجدہ کے پاس سے گزرتے وقت سجدۂ تلاوت کرنا۔

رمضان المبارک میں تلاوت قرآن کا ایک پروگرام :

رمضان میں ایک سے زائد دفعہ قرآن ختم کرنے کے لئے روزانہ تلاوت کرنا۔
قرآن مجید کی کسی متعین سورت کو یاد کرنے کے لئے اس کی آیات کو دنوں پر تقسیم کرنا۔
جو آیات یاد کی جائیں ان کی مختصر تفسیر جاننے کی کوشش کرنا' اس لئے کہ معانی کی پہچان' آیات کے یاد ہونے کے لئے معاون اور مفید ہوتی ہے۔
ہر روز یا ہفتہ میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا یاد کرنا اور اس کی تفسیر کا جاننا۔ اگر گھر کی تمام خواتین کے درمیان اجتماعی شکل میں ہو تو یہ اس لحاظ سے زیادہ بہتر ہے کہ اس سے ایک دوسرے کو جرأت اور ترغیب ملتی ہے۔
قراءت کو اچھا اور مضبوط بنانے کی غرض سے قرآن مجید کی ریکارڈ شدہ کیسٹوں سے مدد لینا' تاکہ حفظ' تجوید اور تفسیر تمام چیزیں ایک ساتھ اکٹھی ہو جائیں' اور یہ بہت بڑی فضیلت والی چیز ہے۔

سعودی عرب میں علمی بحوث کی مستقل کمیٹی کے چند فتوے

سوال : خواتین کی ریکارڈ شدہ تلاوت سننے کا کیا حکم ہے؟

جواب : عورت کے لئے تو جائز ہے اگر فتنے کا خوف نہ ہو تو مرد کے لئے بھی جائز ہے۔

سوال : کیا خواتین کے لئے فجر' مغرب اور عشاء کی نمازوں میں مردوں کی طرح جہری قراءت کرنا جائز ہے' یا کہ وہ سری قراءت کے ساتھ نماز پڑھیں گی؟۔

جواب : اگر کوئی عورت گھر میں تنہا ہو' یا اپنے محرموں کے ساتھ ہو' یا صرف عورتوں کے ساتھ ہو' تو وہ جہری قراءت کر سکتی ہے' اسی طرح مردوں سے خالی گھر میں عورتوں کو نماز

پڑھانے والی عورت بھی بلند آواز سے قراءت کرے گی' لیکن اگر وہ کسی ایسی جگہ میں نماز پڑھ رہی ہو جہاں اس کے آس پاس موجود اجنبی مرد اس کی آواز سن رہے ہوں تو بلند آواز سے قراءت نہ کرنا افضل ہے۔

سوال: غیر مسلم کو قرآن مجید اور اس کا غیر عربی ترجمہ دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ترجمے کے پہلو کو غالب سمجھ کر' غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے' قرآن مجید کا ترجمہ دینا جائز ہے۔

سبق : ۲۴

رمضان میں عمرہ

رمضان کے مہینے میں جن نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ کے تقرب کا حصول ممکن ہوتا ہے ان میں سے ایک عمرہ بھی ہے۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً (بخاري و أحمد و غيرهما عن جابر صحيح الجامع ٤٠٩٧)

"رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے:

عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ كَحَجَّةٍ مَّعِي» (أبوداود والحاكم والبيهقي)

"رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کی مانند ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے رمضان میں عمرہ کرنے کے لئے مکہ کا سفر کیا' اس کے لئے حج کا اجر و ثواب ہے۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس عمل کا ثواب بہت بڑا ہے' تاہم رمضان میں عمرہ کرنے والے سے' حج کی فرضیت ساقط نہیں ہو سکتی۔

کتنی ہی بہتر بات ہے کہ اگر استطاعت ہو تو ہماری مسلم خواتین اپنے گھر والوں کے ساتھ رمضان میں چند دنوں کے لئے بیت اللہ شریف کا ایمان افروز سفر کریں' کیونکہ یہ ایسا سنہری موقع ہے جس کی قیمت نہیں لگائی جا سکتی۔

رمضان میں عمرہ کرنے کا اللہ رحمٰن رحیم کی طرف سے جو اجر عظیم حاصل ہوتا ہے' وہ تو ایک مسلم حقیقت ہے' مزید برآں یہ مسلم خواتین کے لئے عبادت کی تربیت بھی ہے اور اطاعت کے سفر کو جاری رکھنے کے لئے زاد راہ کا کام بھی دیتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ وہاں مقدس مقامات کی زیارت ہوتی ہے' مثلاً کعبہ کا طواف' صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا' زمزم کا

پانی پینا' اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا جس کے بارے میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

«صَلاَةٌ فِيْ مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ صَلاَةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ»(بخاري ومسلم)

"میری اس مسجد میں (اداء کی گئی) ایک نماز مسجد حرام کے سوا' دیگر تمام مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔"

اس لئے ہماری خواتین کو چاہیئے کہ اگر ان کے پاس استطاعت ہو تو وہ رمضان میں بیت اللہ کی زیارت ضرور کریں۔

فتویٰ

سوال: کبھی کبھار مسجد حرام میں نماز جنازہ کا اعلان کیا جاتا ہے' تو کیا خواتین کے لئے مردوں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے' خواہ وہ حاضر میت کے لئے ہو یا غائب میت کے لئے؟۔

جواب: عورت بھی مرد ہی کی مانند ہے' اس لئے میت کے حاضر ہونے پر وہ بھی نماز جنازہ پڑھے گی' اور اسے بھی وہی ثواب حاصل ہو گا جو مرد کو حاصل ہوتا ہے' کیونکہ اس سلسلہ میں دلائل عام ہیں' اور ان میں کوئی استثناء نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی الگ الگ نماز جنازہ اداء کی گئی تھی' پہلے مَردوں نے' پھر عورتوں نے تنہا یہ کام سرانجام دیا تھا۔ [1] اس لئے عورتوں کے نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے' بلکہ نماز جنازہ کے وقت کسی موجود عورت کا مَردوں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھنا ایک مطلوب امر ہے۔

---

[1] ہر کوئی آپ پر درود و سلام پڑھتا اور حجرے شریف سے باہر نکل جاتا یعنی باری باری دس دس صحابہ کرامؓ نے حجرہ شریف میں داخل ہو کر نماز جنازہ پڑھی۔ کوئی امام نہ تھا۔ پہلے بنوہاشم نے پھر مہاجرین نے پھر انصار نے پھر مَردوں کے بعد عورتوں نے اور ان کے بعد بچوں نے یہی آپ کی نماز جنازہ تھی جو آپ کے ساتھ مخصوص ہے اور چونکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا ہی کیا لہٰذا یہ بدعت نہیں حجت ہے۔ واللہ اعلم (ع ر)

سبق : ۲۵

بچوں کی پرورش کرنے والی خاتون کے نام کھلا خط

فاضل مربیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وبعد:

میں نے اپنی ذات سے بہت ہی سوالات کئے' تاہم ان سب کا جواب صرف ایک ہی ہے:

قائد' فاتح اور مجاہد کہاں سے پیدا ہوتے ہیں؟

اچھے علماء' داعی اور طلبہ کہاں سے آتے ہیں؟

نادر المثال اور پہاڑوں کی چوٹیوں کو چھونے والے علماء کہاں سے پیدا ہوتے ہیں؟

ان کی تربیت کون کرتا ہے؟

انہیں تعلیم کون دیتا ہے؟ اور ان کی صحیح رہنمائی اور مضبوط پرورش کون کرتا ہے؟

ارے وہ تو ہی تو ہے' اے قلعہ کی نگہباں ماں!!

امیر المحدثین حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ جو فقہی مذاہب کے اماموں میں سے ایک امام ہیں' ان کے بارے میں امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "(آج) سفیان ثوری رحمہ اللہ کے علاوہ کوئی ایسا شخص باقی نہیں رہا' جس سے پوری امت خوش ہو۔"

لوگوں میں ان کے اس بلند و بالا مرتبے کا سبب کون تھا؟

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ' وکیع رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا: "سفیان کی ماں نے ان سے کہا "اے بیٹے! علم حاصل کرو' میں سوت کات کر تمہاری کفالت کروں گی۔"

چنانچہ وہ محنت مزدوری کر کے ان کی کفالت کرتی رہیں تاکہ وہ علم کے لئے فارغ رہیں' نیز وہ انہیں نصیحت کرتی رہتی تھیں' سو ایک بار فرمانے لگیں:

"اے بیٹے! جب تم دس حروف لکھ لو تو دیکھو کہ آیا ان سے تمہارے اندر خشیت' حلم اور

وقار میں کچھ اضافہ ہوا ہے یا نہیں اگر کچھ اضافہ نہ پاؤ تو سمجھ لو کہ یہ تمہارے لئے نقصان دہ ہیں' سود مند نہیں ہو سکتے۔"

اے فاضل مربیہ!

گناہ گار' سرکش اور متکبرین کہاں سے پیدا ہوئے ہیں؟

مجرم' چور اور قاتل کہاں سے آئے ہیں؟

افیمی' شرابی' نشئ اور ہیروئن کے عادی نوجوان کہاں سے نکلتے ہیں؟

انہیں یہ سب کون سکھاتا ہے؟ اور ان کی تربیت اور رہنمائی کون کرتا ہے؟

یقیناً وہ تو ہی ہے' اے قلعہ کی نگہبان!!

اس لئے اگر تم نے اپنی ذمہ داری کو نبھایا' اور اپنی امانت کی حفاظت کی' اور اپنے بچوں کی نگرانی کے لئے شب بیداری کی' اور انہیں ہر نیک کام کی رہنمائی اور نصیحت کی' تو اللہ کی توفیق کے بعد یہ سب چیزیں ان کی اچھی پرورش اور بھلائی کا سبب' اور عبادت' علم اور تقویٰ کے میدان میں ان کے لئے بلند مراتب تک پہنچنے کا ذریعہ ثابت ہوں گی۔ انشاء اللہ۔

لیکن اس کے برعکس اگر ہماری ماؤں نے اپنی ذمہ داری میں غفلت' بے پروائی اور سستی کی' یا اسے کلی طور پر نظرانداز کر دیا (جیسا کہ بعض مائیں ایسا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح کرے) تو یہ چیز نئی نسل کے لئے دینی' علمی اور ثقافتی میدان میں بیماری اور کمزوری کا سبب ہو گی۔

تو اسے قلعہ کی نگہبان! تو اپنی ذمہ داری کو پہچان۔

سبق : ۲۶

خواتین کی مجالس

عموماً مجلسوں کے کچھ شرعی آداب ہوتے ہیں جن سے بے اعتنائی اور غفلت کرنا درست نہیں ہے' کیونکہ ان سے بے پروائی برتنے پر یہ مجلسیں اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اور ایمانی مجالس نہیں رہیں گی بلکہ ناپسندیدہ اور اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب کا شکار ہو جائیں گی' اور تمام شرکاء مجلس گناہ کے مرتکب ہوں گے۔

کچھ مجالس خواتین کے ساتھ خاص ہوتی ہیں' مثلاً رشتہ دار عورتوں' سہیلیوں اور پڑوسی خواتین کی مجلسیں۔

خواتین کی ان مجالس میں مندرجہ ذیل باتوں کا اہتمام کرنا ضروری ہے:

ان مجلسوں میں اچھی نیت کرنا :

ہر عمل کی ایک نیت ہوتی ہے' اور مجالس میں بیٹھنا بھی ایک عمل ہے' نیز اس کے دائرے میں بہت سے اعمال آتے ہیں' مثلاً گفتگو کرنا' سننا' اور حرکت کرنا وغیرہ۔ اس لئے اگر خواتین اجر و ثواب چاہتی ہیں تو انہیں ان مجالس میں باہمی ملاقات یا صلہ رحمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے تقرب کی نیت کرنی چاہیئے۔

مجلس میں سنن اور شرعی آداب کا نفاذ مثلاً :

① مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا اور مجلس میں داخل ہو کر سلام کہنے والی ہر خاتون

کے سلام کا جواب دینا۔

② مجلس کے آخر میں بیٹھنا' اور درمیان مجلس سے کسی کو نہ اٹھانا۔

③ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا۔

④ اگر کسی کو چھینک آئے اور وہ ((اَلْحَمْدُلِلّٰه)) کہے' تو اس کے لئے ((يَرْحَمُكِ اللّٰه)) کہنا۔

⑤ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا' اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا۔

⑥ مجلس کے آخر میں کفارۃ المجلس کی یہ دعاء پڑھنا

«سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ»(ترمذي عن أبي هريرة ح:٣٤٣٣)

اے اللہ! اپنی خوبیوں اور تعریفوں کے ساتھ تو پاک ہے' میں گواہی دیتی ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتی ہوں' اور تیرے حضور توبہ کرتی ہوں۔

خواتین کی مجالس کی بعض خرابیاں:

① بہت زیادہ گفتگو کرنا جو اگرچہ مباح ہے تاہم غیر مفید ہے' نیز فضول بحث کرنا یا گھٹیا باتوں کو بار بار دہرانا۔

② غیبت اور چغلی کرنا اور ہنسی مذاق کے طور پر یا بات پھیلانے کی غرض سے دوسروں کی عزت و آبرو سے کھیلنا۔

③ ایسا غیر شریفانہ لباس پہننا جس سے بے پردگی ہو' نیز مَردوں کی طرح بال کھلے چھوڑ دینا۔

④ بکثرت میل جول کا اہتمام کرنا' اور مجالس منعقد کرنا' یا بلا ضرورت دیر تک کسی کے پاس بیٹھنا۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«زُرْغِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا»(بزار عن أبي هريرة جامع الصحيح رقم:٣٥٦٨)

"وقفے وقفے سے (ایک دوسرے کی) زیارت کیا کرو تمہاری محبت بڑھ جائے گی۔"

⑤ نمازوں کو چھوڑ دینا یا انہیں ان کے اوقات سے' عورت کے گھر واپس پہنچنے تک' مؤخر کرنا۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝٤ ٱلَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝٥﴾

(الماعون ۱۰۷/ ٤-٥)

"ایسے نمازیوں کے لئے خرابی ہے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔"

⑥ گفتگو کرتے وقت بلند آواز سے ایک ساتھ بولنا۔ عموماً خواتین ایک ہی وقت کئی یا ساری بولتی رہتی ہیں' اور ان کی آواز مجلس سے باہر تک سنائی دیتی ہے۔

⑦ کھانے پینے کی چیزوں میں اسراف کرنا۔ خصوصاً ان مجالس کے موقعہ پر۔

⑧ سرگوشی کرنا۔ یعنی ایک خاتون کا دوسری خاتون سے چپکے چپکے باتیں کرنا' جو کہ تیسری خاتون کے لئے تکلیف دہ ہوتا ہے۔

سبق : ۲۷

بچوں کے حقوق

بچوں کے اپنے ماں باپ پر بہت سے حقوق ہیں' جنہیں اسلام نے ان کی اور اس اسلامی معاشرے کی حفاظت کے لئے مشروع قرار دیا ہے جس پر عنقریب وہ پرورش حاصل کریں گے' اور اس کی دیوار کی اینٹیں ثابت ہوں گے۔ ان میں سے بعض حقوق حسب ذیل ہیں:

* ان کی پیدائش سے پہلے شیطان سے ان کی حفاظت کا سبب بننا' نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

«لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللهِ اَللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَّمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ أَبَدًا»(بخاري ومسلم)

اگر تم میں سے کسی نے (جماع کی غرض سے) اپنی بیوی کے پاس آتے ہوئے یہ دعا پڑھی یعنی "اللہ کے نام کے ساتھ' اے اللہ تو ہمیں شیطان سے دور رکھ' اور ہمیں جو بچہ عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔ تو جو بچہ پیدا ہو گا شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

"ولد" سے لڑکا اور لڑکی دونوں مراد ہیں' اور "بیوی کے پاس آنے" کا مطلب یہ ہے کہ کپڑے اتارنے سے پہلے مجامعت کا ارادہ کرنا۔

* بچے کے کان میں اذان کہنا:

رسول اللہ ﷺ کے آزادہ کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں:

«رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ»(أبوداود، جامع الترمذي رقم: ١٢٢٤)

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جنم دیا تو

آپ نے حسین رضی اللہ عنہ کے کان میں نماز کی اذان کی طرح اذان دی۔"

بچے کے دائیں کان میں پست آواز سے اذان دی جائے گی۔

* بچے کے لئے اچھے نام کا انتخاب کرنا' نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

«أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُاللهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَالْحَارِثُ» (الصحيحة ٩٠٤)

"اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام عبداللہ' عبدالرحمٰن اور حارث ہیں۔"

اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی ﷺ نے برے ناموں کو اچھے ناموں سے بدل دیا تھا۔

* عقیقہ کرنا اور بال منڈانا۔

ساتویں دن بچے کا نام رکھنا' لڑکے کی طرف سے دو اور لڑکی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا' اور بچے کے بال منڈوا کر اس کے برابر چاندی کا صدقہ کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ چنانچہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

«كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى» (أحمد، صحيح الجامع رقم: ٤٤١٧)

"ہر بچہ اپنے عقیقے کے عوض گروی ہوتا ہے۔ [1] اس کی پیدائش کے ساتویں روز اس کا عقیقہ کیا جائے گا' اس کا سر مونڈا جائے گا' اور اس کا نام رکھا جائے گا۔"

* اخراجات

بچے چاہے لڑکے ہوں یا لڑکیاں' سب کے اخراجات انکے باپ کے ذمہ ہوتے ہیں' یہاں تک کہ لڑکے بڑے ہو جائیں اور خود کمانے لگیں' اور لڑکیوں کی شادی ہو جائے۔ ایک حدیث میں ہے:

«كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» (بخاري ومسلم)

"تم میں سے ہر ایک نگران اور اپنے ماتحتوں کا ذمہ دار ہے (یعنی ان کے بارے میں اس سے باز پرس ہو گی)"

---

[1] یعنی جس بچے کا عقیقہ نہ کیا گیا ہو اور وہ بچہ فوت ہو جائے تو وہ اپنے والدین کے حق میں سفارش نہیں کرے گا تو جس طرح صاحب حق کو' اس کا حق ادا کر کے اپنی گروی چیز چھڑا لی جاتی ہے اسی طرح ہر صاحب استطاعت باپ بھی اللہ کی نعمت اولاد کے شکر میں عقیقہ کر کے قیامت کے دن اپنے بچے کی شفاعت کو حاصل کر لے۔ واللہ اعلم (ع'ر)

* تعلیم و تربیت

تعلیم و تربیت کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کی اسلامی تعلیم کے مطابق آہستہ آہستہ پرورش کرنا' اور انہیں جہنم میں لے جانے والی چیزوں سے دور رکھنا اور بچانا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ قُوٓاْ أَنفُسَكُمۡ وَأَهۡلِيكُمۡ نَارًا﴾ (التحريم٦٦/٦)

"اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔"

* بچوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے بچوں کے سلسلے میں بہترین مثالیں پیش کی ہیں' اور بچوں کے ساتھ آپ کا سارا معاملہ نرمی اور شفقت سے معمور تھا' چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا»(ترمذي عن أنس، صحيح الجامع رقم: ٥٣٢١)

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم اور ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے۔"

(۸) بچوں کے ساتھ برابری کا سلوک کرنا:

بچوں سے متعلق تمام امور مثلاً اخراجات' تعلیم و تربیت اور محبت و ہمدردی وغیرہ میں مساوات قائم کرنا۔

سبق : ۲۸

فرمانبردار خواتین کی دعائیں

رمضان المبارک میں نفس پاک شفاف' سینہ فراخ' دل خشوع و خضوع سے لبریز اور زبانیں ذکر و اذکار' حمد و شکر اور دعاؤں جیسی عمدہ کلام میں مشغول رہتی ہیں۔

دعاء: دعاء بندے اور اس کے رب کے درمیان سرگوشی کا نام ہے' جو خالق کے سامنے مخلوق کی محتاجی اور عاجزی کو ظاہر کرتی ہے۔

دعاء کا مرتبہ: دعاء ایک ایسی عظیم عبادت ہے جو اللہ کو محبوب ہے اور اس نے اپنے بندوں کو اسکا حکم بھی دیا ہے اور انکی دعائیں قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللهِ مَنِ الدُّعَاءِ» (ترمذي ٣٣٧٠ وابن ماجه ٣٨٢٩)

"اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے نزدیک دعاء سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔"

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا:

« الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ» (ترمذي ٣٢٤٧ وأحمد ٦٧/٤)

"دعاء عبادت ہے۔"

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (المؤمن ٤٠/ ٦٠)

"اور تمہارے رب نے فرمایا مجھے پکارو میں قبول کروں گا۔"

دعاء کے آداب: دعاء کی قبولیت کے لئے کتاب و سنت سے اخذ کردہ حسب ذیل آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے:

* کھانے پینے کی چیزوں اور لباس کے لئے حلال روزی تلاش کرنا۔
* دعاء کے لئے اچھے اوقات اور عمدہ حالات کے حصول کی کوشش کرنا' مثلاً یوم عرفہ' ماہ رمضان' یوم جمعہ' رات کا آخری تہائی حصہ' سحری کا وقت' دوران سجدہ' بارش کا وقت' اذان و اقامت کے درمیان کا وقت اور جنگ کا وقت وغیرہ۔
* دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا۔
* دعاء سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف' اس کی بڑائی بیان کرنا اور نبی ﷺ پر درود بھیجنا۔
* حضور قلب' محتاجی اور بے بسی کا اظہار کرنا۔
* گناہ اور قطع رحمی کے علاوہ کوئی اور دعاء کرنا۔
* قبولیت دعاء کی جلدی نہ مچانا۔
* قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ پر بھرپور یقین رکھنا۔
* جامع دعاؤں کا انتخاب کرنا۔
* اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کے وسیلے سے سوال کرنا۔
* اپنے گناہ کا اعتراف کرنا۔
* دعاء میں سجع [1] کے لئے کوئی تکلف نہ کرنا۔
* خشوع و خضوع اور امید و خوف کا پایا جانا۔
* توبہ کرنا' اور اگر ظلماً کسی کی چیز لی ہے تو اسے واپس کر دینا۔
* دعاء کو تین تین بار دہرانا' کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت ہے۔

چند قرآنی دعائیں

﴿ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ﴾ (البقرۃ۲/ ۱۲۷)

"اے ہمارے رب! تو ہماری دعاؤں کو قبول فرما۔ بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔"

---

[1] سجع: ایسے کلمات جو وزن اور آواز کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں۔ (ع' ر)

﴿ رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي ٱلْـَٔاخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴾
(البقرة۲/ ۲۰۱)
"اے ہمارے رب! تو ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرما' اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔"

﴿ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَٱغْفِرْ لِي فَغَفَرَ لَهُۥٓ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿١٦﴾ ﴾
(القصص۲۸/ ۱٦)
"اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے' تو مجھے معاف فرما دے۔"

﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَٱجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴾ (الفرقان۲۵/ ۷٤)
"اے ہمارے رب! تو ہمیں' ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر' اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا دے۔" [1]

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ ٱلْوَهَّابُ ﴿٨﴾ ﴾
(آل عمران۳/ ۸)
"اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا' اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔ بیشک تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔"

چند مسنون دعائیں

یاد رہے کہ سب سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔

«رَبِّ اغْفِرْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ»(السلسلة الصحيحة رقم: ٥٥٦)
"اے میرے رب! مجھے بخش دے' اور میری توبہ قبول کر لے' بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا' بخشنے والا ہے۔"

---

[1] یعنی ہمیشہ نیک اعمال میں پہل کرنے والے بنا دے۔ واللہ اعلم (ع'ر)

«اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ»(مسلم)

"اے اللہ! اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی طاعت کی طرف پھیر دے۔"

«يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ»(صحيح الكلم الطيب رقم:۱۱۸)

"اے زندہ! اے تمام امور کو قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کا طلب گار ہوں۔"

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ»(صحيح الجامع رقم:۵۵۷۹)

"اے اللہ! میں دنیا و آخرت میں تجھ سے درگزر اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔"

«اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لاَّ يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لاَّ يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لاَّ تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لاَّ يَنْفَعُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلاَءِ الأَرْبَعِ»(صحيح الجامع رقم:۱۳۰۸)

"اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو ڈر سے عاری ہو' اور ایسی دعاء سے جو سنی نہ جائے' اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہوتا ہو' اور ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو' میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

سبق : ۲۹

مسلم خاتون اور عید

رمضان المبارک میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے مختلف عبادات' مثلاً صیام و قیام' ذکر و اذکار اور تلاوت قرآن وغیرہ پورے جوش و خروش سے ادا کی جاتی ہیں رمضان المبارک کے اختتام پر رحمت بھری عیدالفطر وقوع پذیر ہوتی ہے' جو روزے دار کے لئے فرحت و سرور کا باعث ہوتی ہے' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایک فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش ہوتا ہے' لیکن عید کے موقع پر ہماری خواتین پر جو احکام عائد ہوتے ہیں وہ ان میں سے بعض سے غافل ہو چکی ہیں' جو حسب ذیل ہیں:

① زکوٰۃ عیدالفطر کی ادائیگی :

یہ ایک ایسا فریضہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں پر مرد ہوں یا عورتیں' چھوٹے ہوں یا بڑے' سب پر فرض قرار دیا ہے' البتہ پیٹ میں موجود حمل کی طرف سے صدقہ فطر نکالنا واجب نہیں ہے' لیکن اگر کوئی خوشی سے اداء کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں' کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا تھا۔

صدقۂ فطر کی مقدار چاول' کھجور اور تیل وغیرہ جیسی کھانے کی چیزوں میں دو کلو چالیس گرام ہے۔

② رمضان کی گنتی پوری کرنے کے بعد تکبیرات کہنا :

تکبیرات کا وقت عید کی رات غروب آفتاب سے لے کر عید کی نماز تک ہے۔ تکبیرات کے کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَاللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ وَللهِ الْحَمْدُ (مصنف ابن أبي شيبة والبيهقي)

"اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔"

تاہم خواتین خاموشی سے تکبیر کہیں گی' اس لئے کہ انہیں پردہ کرنے اور آواز کو پست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

③ عید کی نماز کے لئے نکلنا:

یہ سنت آج کل متروک ہو چکی ہے' حالانکہ نبی ﷺ نے خواتین کو عید کی نماز کے لئے نکلنے کا حکم دیا ہے' حالانکہ نماز عید کے علاوہ ان کے لئے گھر میں رہنا زیادہ بہتر ہے۔ یہ خواتین کے عید کے لئے نکلنے پر ایک مؤکد دلیل ہے۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلَّى وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَانَا لاَ يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا جِلْبَابَهَا»(بخاري مسلم)

"رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں قریب البلوغ بچیوں' حیض اور پردے والی عورتوں کو (عیدگاہ کی طرف) نکالیں۔ حائضہ عورتیں عیدگاہ سے الگ رہ کر خیر اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں۔ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! ہم میں سے بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا "چاہیئے کہ اسے اس کی بہن چادر پہنا دے۔"

یاد رہے کہ عورت کے لئے بناؤ سنگھار' خوشبو اور بے پردگی کے ساتھ نکلنا جائز نہیں ہے' کیونکہ اسے پردے کا حکم دیا گیا ہے اور بناؤ سنگھار' زیب و زینت اور خوشبو کے ساتھ نکلنے سے منع کیا گیا ہے۔

④ نماز کے لئے نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا:

عیدالفطر کے روز تین' پانچ یا اس سے زیادہ طاق کھجوریں کھا کر نکلنا چاہیئے۔

سبق : ۳۰

رمضان کے بعد

رمضان کی وجہ سے گھروں کی محافظ ہماری خواتین کی زندگی میں نئی منزلوں کے سفر کا آغاز ہونا چاہیئے' جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

1. رمضان کی وجہ سے توبہ اور انابت الی اللہ کا آغاز ہونا چاہیئے۔
2. رمضان کی وجہ سے ہماری خواتین کی زندگی میں ایک داعی کی طرح نئے ولولے اور عزم صادق کا آغاز ہونا چاہیئے۔
3. رمضان کی وجہ سے اطاعت کی بجا آوری اور محرمات سے اجتناب کا آغاز ہونا چاہیئے۔
4. رمضان کی وجہ سے اہم اور عظیم امور کا آغاز ہونا چاہیئے اور حقیر اور ردی چیزوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

ہر شخص سعادت کی تلاش میں ہے

بعض خواتین مال و دولت میں سعادت تلاش کرتی ہیں۔

اور بعض جاہ و حشمت اور ملازمت میں تلاش کرتی ہیں۔

اور بعض نئے ماڈلوں میں جبکہ بعض کھردرے اور کھنکھنانے والے کپڑوں' گھریلو سامان اور مَردوں کی طرح بالوں کو کھلا رکھنے میں تلاش کرتی ہیں۔

انہیں دیکھنے اور ان کے حالات پڑھنے والا شخص' ان کی زیادہ ہنسی' اترا کر چلنے اور بار بار آنے جانے کی وجہ سے انہیں سعادت مند خیال کرتا ہے۔

لیکن افسوس! کہ یہ ایک جھوٹی سعادت ہے جس پر ملمع سازی کر دی گئی ہے' چنانچہ وہ رنگ اترتے ہی حقیقی سعادت سے تہی دامن ہو جاتی ہیں۔

اس لئے حقیقی سعادت' ایمان' اطاعت' دعوت الی اللہ' عمل صالح اور اسلام کے مطابق

بچوں کو تربیت دینے میں ہے۔

شاعر نے سچ کہا:

وَلَسْتُ أَرَى السَّعَادَةَ جَمْعَ مَالٍ   وَلٰكِنَّ التَّقِيَّ هُوَ السَّعِيدُ

"میں دولت اکٹھی کرنے کو سعادت نہیں سمجھتا بلکہ متقی ہی سعید ہے۔"

کاش ہماری خواتین اپنے احوال و تصرفات میں غور و فکر کریں اور اپنے نفوس کا محاسبہ کریں' اور اللہ کے نیک بندوں کے راستے کو اپنانے کا سچا عزم کریں۔

ہماری خواتین کو چاہیئے کہ وہ دنیاوی زندگی میں آخرت کے لئے توشہ اکٹھا کریں' اس لئے کہ سفر طویل' دشوار گزار اور پریشان کن ہے' اور میدان محشر میں کھڑا ہونا بڑا سخت اور مشکل ہے' مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

رمضان وغیرہ کے بعد عمل کے قبول ہونے کی بعض علامات:

(۱) مہینہ پورا کرنے پر انشراح صدر۔

(۲) مزید نیکیوں کی طرف میلان اور ان پر ہیشگی کرنا۔

(۳) ایمان' علم اور اخلاق میں خوب سے خوب تر کی طرف ارتقاء۔

شیخ عبداللہ بن جبرین حفظہ اللہ کا ایک فتویٰ:

سوال: جس پر رمضان کے روزوں کی قضاء باقی ہو اس کے لئے شوال کے چھ روزے رکھنے کا حکم؟

جواب: نبی ﷺ سے مروی ہے' آپ نے فرمایا:

«مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ السِّتَّ مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ»

"جس نے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ پورے سال کے روزوں کی مانند ہو گا۔"

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے رمضان کے فرض روزوں کا مکمل کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد شوال کے چھ نفلی روزوں کا اضافہ کرے گا' تاکہ یہ روزے زمانہ بھر (یعنی) پورے سال کے روزوں کی مانند ہو سکیں۔

ایک اور حدیث میں ہے:

«صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَسِتَّةُ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ بِشَهْرَيْنِ»

"رمضان کے روزے دس مہینوں اور شوال کے چھ روزے دو مہینوں کے برابر ہیں۔"

یعنی ایک دن کا روزہ دس دن کے روزوں کے برابر ہے۔

اس لئے جس نے رمضان کے بعض روزے رکھے' اور بعض مرض' سفر' حیض یا نفاس کی وجہ سے قضا ہو گئے' تو اسے شوال کے چھ یا کوئی اور نفلی روزے رکھنے سے پہلے ان فوت شدہ فرض روزوں کی بطور قضاء تکمیل کرنی چاہیئے' تاہم فوت شدہ فرضی روزوں کی تکمیل کے بعد اسے شوال کے چھ روزے رکھنے کی اجازت ہو گی' تاکہ حدیث میں مذکور اجر حاصل کر سکے۔ نیز یہ بات بڑی واضح ہے کہ رمضان المبارک کے جو روزے شوال میں بطور قضا رکھے گئے وہ (شوال کے) نفل روزوں کی جگہ کام نہیں دے سکتے۔

تمت بالخیر

دارالسلام

کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض . جدہ . الخبر . شارجہ
لندن . ھیوسٹن . نیویارک . لاھور